رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ | نمبر ۱۴

اخبار **اہلحدیث** امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے نوٹ دیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔
نوابان و جاگیرداروں سے ۔۔
عام خریداران سے ۔۔
ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۹۔ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۰۔ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

یاد ماضی (نظم) - - -
انتخاب الاخبار - - - -
گوشت خوری کو معکوس آریہ مسافر کی فریاد ص۲
اہل حدیث کانفرنس اور جماعت اسلامیہ دہلی۔ ص۳
میری کھلی چٹھی کا جواب متعلق خلیفہ قادیان۔ ص۵
نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نداء - - - ص۸
عریضہ بخدمت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ص۹
عقائد الغالیہ - - - - ص۹
بارش آسمان سے آتی ہے - - - ص۱۰
مسلمانو! کدھر جا رہے ہو - - - ص۱۲
[illegible] - - - ص۱۳
[illegible] ملکی مطلع - - ص۱۴
اشتہارات - - - ص۱۶

یاد ماضی

(از محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ جمیلہ ساکن کلکتہ)

اے مسلماں تو زمانے میں بہت ممتاز تھا
جوش از سے تھا جہاں کے تیری ہمت دیکھ کر
سرنگوں تھے قیصر و فغفور تیرے سامنے
خیر ہوتے تھے تصدق تیرے حسن خلق پر
یاد کر کیا تجھ میں پہلے قوت تسخیر تھی
کانپتا تھا کفر سن کر حضرت خالد کا نام
منکشف تو نے کئے اسرار ہستی دہر پر
ہوش کر غافل سنبھلنے کی ضرورت ہے تجھے

اے مسلماں ہر جگہ تو صاحب اعزاز تھا
وہ زمانہ یاد کر جب مائل پرواز تھا
سچ بتا تیرے علاوہ کون یوں ممتاز تھا
دل ربا انداز تھا جو بھی ترا انداز تھا
ذرہ ذرہ اس جہاں کا تیرا ہم آواز تھا
جرأت و مردانگی کہ جن پہ بے حد ناز تھا
کہ تو سب زمانے میں سراپا راز تھا
آ کہ پھر بن جا وہی جیسا کہ تو ہاں باز تھا

ہے جمیلہ کی تمنا پھر سنا نغمے وہی
جن کے سننے کو زمانہ گوش بر آواز تھا

انتخاب الاخبار

اہلحدیث ۳-فروری بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوا تھا - بلکہ ۲۷-جنوری کے پرچہ کو ہی ڈبل کر دیا تھا - ناظرین مطلع رہیں -

تقریب حج ایک آمدہ تار مظہر ہے کہ امسال حج مبارک کی تقریب ۳۰-جنوری ۱۹۳۹ء کو بخیر و عافیت سرانجام ہوئی - حج کے دن میدان عرفات میں بارش بھی ہوئی - امسال حجاج کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی -

عید اضحیٰ ہندوستان میں سوائے چند مقامات کے (جنہوں نے ۳۱-جنوری کو عید کی) باقی تمام جگہ یکم فروری کو ہی منائی گئی -

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو پنجاب پراونشل کانگرس کے صدر مقرر ہو گئے ہیں -

—— مسٹر سوبھاش چندر بوس امسال بھی کثرت آراء سے آل انڈیا نیشنل کانگرس کے صدر مقرر ہوئے ہیں

—— ہندوستان کے چند شہروں میں عید البقر کے روز گائے کی قربانی کرنے کے سلسلے میں ہندو مسلم فساد ہو گیا -

—— حکومت پنجاب کے یہ معاملہ زیر غور ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو روزانہ الاؤنس کی بجائے دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جایا کرے -

—— ہر ہٹلر نے ۳۰-جنوری کو ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ہم جرمنی کی حالت کو بہتر بنانے کی غرض سے نو آبادیاں واپس لینا چاہتے ہیں - جرمنی کو فرانس یا برطانیہ سے کوئی عداوت نہیں - اگر اٹلی کو کسی جنگ کا سامنا کرنا پڑا تو جرمنی اس کا ساتھ دیگا

—— حکومت جرمنی نے یہودی دندان سازوں کو سرکاری طور پر کاروبار کرنے کی ممانعت کر دی ہے -

—— ضلع جھانسی کے بعض مواضعات میں ژالہ باری ہوئی - کہا جاتا ہے کہ بعض اولے ڈیڑھ ڈیڑھ سیر وزنی تھے

—— گورنمنٹ ہند نے سرکاری کاغذات میں فاونٹین پن استعمال کرنے کی ممانعت کر دی ہے -

—— بھیرہ ضلع شاہ پور کے نزدیک آثار قدیمہ میں سے غازی اورنگ زیب - اکبر اور محمد شاہ رنگیلے کے زمانے کے پرانے سکے برآمد ہوئے -

—— ڈیرہ اسماعیل خان میں عید البقر کے روز قربانی گائے کی وجہ سے ہندو مسلم فساد ہو گیا - ۱۸ اشخاص ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوئے -

—— کلکتہ کی نواحی آبادی میں پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کیا جو جعلی پوسٹل لفافے بنایا کرتے تھے

—— حکومت امریکہ نے اپنی فوجی طاقت کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے چھپن نئے جنگی جہاز اور پانسو چھپن ہوائی جہاز اور دیگر جنگی ضروریات کے لئے پانچ کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں -

ایک بار پھر سن لیجئے

اگر آپ کی قیمت اخبار ماہ فروری میں ختم ہے تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر

۲- مارچ سے پہلے پہلے

ارسال کر دیں - اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بلا تامل بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں - ورنہ

۳- مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

—— پیرس ۲۸-جنوری - صدر پارلیمنٹ فرانس نے دوران تقریر میں کہا کہ فرانس اپنی سلطنت کے کسی حصے سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں اور نہ وہ اپنے حقوق سے دستکش ہوگا - اگر آزادی اور وقار کی حفاظت کے لئے فرانس کو قربانی کرنی پڑی - تو وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی احتراز نہ کریگا -

—— ضلع شیبی (برہما) کے ایک قصبے کان بالا میں پھر خوفناک فساد ہو گیا - برمیوں نے کان بالا کی ہندوستانی آبادی پر حملہ کر دیا - ہندوستانیوں کے تمام مکانات نذر آتش کر دئیے گئے - ان کی دکانوں کو لوٹ لیا گیا - اور انہیں بہت بری طرح زد و کوب کیا -

—— فلسطین کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے متعدد عرب حکومتوں کے نمائندے لنڈن پہنچ گئے ہیں - لیکن ابھی تک کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی -

—— بغداد سے حجاز کا راستہ قابل اطمینان ہو گیا ہے - حکومت نے موٹر کمپنیوں پر خاص شرائط عائد کئے ہیں - جن کے بغیر کسی کمپنی کو راستے کا اجازت نامہ نہ دیا جائیگا - راستے میں منزلوں کا کافی انتظام ہے - کئی لاسلکی اسٹیشن بھی ہیں تاکہ قافلوں کی حالت کے متعلق ہر وقت اطلاع دی جا سکے -

—— شہزادہ شاپور ولی عہد ایران کے ساتھ مصر کی شہزادی فوزیہ کی شادی کی پہلی رسم مصر میں آئندہ مارچ میں انجام پائیگی - رسم نکاح اپریل میں ادا ہوگی -

مباحثہ تقلید شخصی جو حال میں اشاعت فنڈ سے کثیر التعداد شائع کیا گیا ہے - جہاں جہاں ضرورت ہو جلد طلب کر لیا جائے - روزانہ فرمائشات بکثرت آرہی ہیں - اس لحاظ سے بہت جلد ختم ہو جائیگا - صرف دو پیسے امداد اشاعت فنڈ اور تین پیسے فی نسخہ محصول ڈاک ضرور آنے چاہئیں - (منیجر اہلحدیث امرتسر)

محرم اور تعزیہ کے عنوان سے حسب معمول سابق امسال ایک لمبا پوسٹر شائع کرایا گیا ہے - جس میں علماء دہلی - سہارن پور - دیوبند - لکھنؤ - پنجاب کے علماء کرام کا متفقہ فتویٰ شائع کرایا گیا ہے کہ تعزیہ داری مذہب اہلسنت والجماعت میں مطلق جائز نہیں - اس لئے تبلیغی انجمنیں حسب ضرورت منگوا کر تقسیم کریں - یک صد پوسٹروں کے لئے ۲/ امداد اشاعت فنڈ اور آٹھ آنہ محصول ڈاک پیشگی وصول ہونے چاہئیں - ورنہ تعمیل ناممکن ہوگی -

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی - اس لئے مجبور ہو کر آئندہ کے لئے نئے و پرانے سائلین کے داخلے بند کر دئیے ہیں - اصحاب خیر دست کرم کو جنبش دیں تو ان غرباء کی بھی مراد بر آئے -

(ناظم غریب فنڈ)

ahmadiyyamuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹- ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

گوشت خوری کو روکو

آریہ مسافر کی فریاد

آج کل دنیا میں دھرم، مذہب بلکہ عام انسانی اخلاق کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ اخبار "آریہ گزٹ" سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جس کو پڑھ کر تمام منشہ ماتر (بنی نوع انسان) کی حالت زار کا نقشہ سامنے آتا اور دل دکھاتا ہے۔ "آریہ گزٹ" کے الفاظ یہ ہیں:-

"اگر آج کل کے نوجوانوں کی حالت کو دیکھا جائے تو پتہ لگیگا کہ ان میں بہت سے دھرم سے بے پرواہ ہیں۔ وہ سماج مندر میں جانا پسند نہیں کرتے۔ اگرچہ تھیٹر اور سنیما میں ہر وقت جانے کو تیار رہتے ہیں۔ وہ دھرم پستکوں کو نہیں پڑھتے عشقیہ ناول اور دوسری قسم کی دلچسپ کتابوں کے پڑھنے میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔ دھرم ان کے واسطے ایک ہوّا سا بن گیا ہے۔ وہ دھرم کے نیموں کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی آزادی میں فرق آتا ہے بہت سے نوجوان پرماتما میں بھی وشواس نہیں رکھتے کئی پرماتما میں وشواس تو رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے آگے پرارتھنا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پرماتما کے آگے پرارتھنا کرنا تو کمزوری کا اظہار کرنا ہے۔ یا اس کو ایک طرح سے رشوت دینا اور اسکی چاپلوسی کرنا ہے۔ اور اپنی دھرم پستکوں کو بوسیدہ خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ وہ کسی بھی دھارمک بات میں ذرا بھی دلچسپی نہیں لیتے۔

اگر موجودہ زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ لگیگا۔ اس وقت دھرم میں لوگوں کی دلچسپی ہر ایک ملک میں کم ہو رہی ہے۔ اور یہ بات صرف نوجوانوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ان کے بزرگوں تک بھی جا پہنچی ہے۔ بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کے لوگ ہر قسم کی Authority کے برخلاف ہیں کوئی زمانہ تھا کہ مذہب والے لوگوں کے لئے ان کا گھر بڑا پوتر استھان سمجھا جاتا تھا۔ ان کے شاعر اس کے متعلق اعلیٰ اعلیٰ نظمیں لکھتے تھے۔ اور دوسرے آدمی اس کی تعریف میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن آج کل گرہست دھرم کی جڑیں مغرب میں کھوکھلی ہو گئی ہیں۔ اسی طرح سے مغرب کے لوگوں کا اعتقاد پہلے اپنے گرجاؤں میں بہت زیادہ تھا۔ لیکن اب گرجے خالی پڑے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک پادری نے شکایت کی کہ لوگ اس کے اپدیش سننے کو آتے ہیں لیکن وہ ناول پڑھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح سے آج کل کے لوگ ہر ایک قسم کی Authority کے برخلاف ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں کے برخلاف ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ذریعے لوگ اپنی حکومت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کا اثر لوگوں کے نقطہ نگاہ میں پایا جاتا ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ لوگ ہر طرح کی بات ماننے کو تیار رہتے تھے لیکن آج کل لوگوں میں نقطہ چینی کرنے کی عادت بہت بڑھ گئی ہے۔ انیسویں صدی کے لوگ کہتے تھے کہ ہم اس بات کو قبول کرتے ہیں کیونکہ یہ اچھی ہے۔ لیکن بیسویں صدی کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس بات کو اچھی طرح آزمائیں گے اور آزمانے کے بعد اس پر اعتقاد کرینگے۔ یہ سپرٹ اور لوگوں میں تو ہے ہی لیکن نوجوانوں میں اوروں سے بھی زیادہ ہے۔ اس سپرٹ نے نوجوانوں میں دھرم کا وشواس کم کر دیا ہے۔ اور یہ سپرٹ صرف مغربی دنیا میں ہی نہیں بلکہ مشرق میں بھی اور خاصکر ہندوستان میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کل زندگی کی جدوجہد بڑی زبردست ہے۔ سب سے زیادہ ضروری مسئلہ جو لوگوں کے سامنے ہے۔ روزگار کا مسئلہ ہے۔ اس روزگار کو حاصل کرنے کے لئے لوگ اپنے اصولوں سے گر جاتے ہیں۔ سچ پوچھا جائے تو لوگ آج کل ہر ایک بات کا بنیادی اصول اقتصادیات کو سمجھتے ہیں۔

تیسری بات ایک اور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نوجوان آج کل تپسیا اور آتم سنیم (پرہیزگاری) کو پسند نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کا آدرش (مقصود) عیش کرنا ہے اور رنگ رلیاں منانا۔ دھرم ان باتوں کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ دھرم کہتا ہے کہ اپنی اندریوں (آنکھوں) کو قابو میں کرو۔ لیکن نوجوان کہتے ہیں کہ ان کا کھانا عمدہ ہو۔ دھرم کہتا ہے کہ نیم کا پالن کرو۔ لیکن نوجوانوں کو یہ بات ناگوار گزرتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نوجوانوں کو دھرم کا تنگ اور مشکل راستہ بہت تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے۔ انکو عیش عشرت میں زیادہ لطف آتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ ہے کہ مغربی تہذیب نوجوانوں پر بہت اثر کر رہی ہے

(۲۷۵)

ایک بات اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ لوگ دھرم استھانوں میں اور دھرم کے پجاریوں میں وہ اعلیٰ کیرکٹر نہیں پاتے جو کہ ہونے چاہئیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دھرم والوں کو ہمیشہ سچائی اور انصاف کی پرواہ کرنی چاہیئے۔ لیکن کئی دفعہ دھرم کے ٹھیکیدار اپنی طاقت کو ظلم، بے انصافی اور مکاری سے استعمال کرتے ہیں۔ ان باتوں سے بھی لوگوں کے دلوں میں اور خاصکر نوجوانوں کے دلوں میں دھرم کے لئے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

یہ چند ایک باتیں ہیں جو نوجوانوں کی رُچی دھرم میں گھٹا رہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آریہ سماج میں ان سب باتوں کا بڑا معقول جواب ہے۔ اگر بیسویں صدی کے لوگوں میں جستجو کی خواہش ہے تو آریہ سماج میں بھی یہ خواہش موجود ہے۔ پھر کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا کہ آریہ سماج نوجوانوں کو اپیل کیوں نہ کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج آج اقتصادی مسئلوں کو شائد حل نہ کر سکے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج نوجوانوں کے سامنے کوئی ایسا دھرم پیش نہیں کر سکتا۔ جس کے بنیادی اصول آتم گیان پر مبنی نہ ہوں۔

لیکن باوجود ان باتوں کے آریہ سماج نوجوانوں کے دلوں کو اپیل کر سکتا ہے کیونکہ آریہ سماج کی سپرٹ دراصل موجودہ زمانے کی سپرٹ ہے۔ وہ سپرٹ جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے نیموں میں داخل کر دی ہے۔ وہ سپرٹ یہ ہے کہ ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو تیاگنے (سچ کو قبول کرنے اور جھوٹ کو چھوڑنے) میں ہر ایک آریہ سماجی کو ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ یہی سپرٹ ہے جو آج کل کے لوگوں میں کام کر رہی ہے۔ لیڈران آریہ سماج کو چاہیئے کہ وہ ذرائع سوچیں جن سے آریہ سماج نوجوانوں میں ہر دلعزیز بنے اور ہر ایک نوجوان کو آریہ سماج کا پیغام پہنچ جائے۔" (آریہ گزٹ لاہور مورخہ [illegible] جنوری [illegible])

اہلحدیث سارے مضمون کا خلاصہ وہی ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرب قیامت لوگ دینی باتوں سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ اسی لئے ہم اس کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کی آبادی میں بہت بڑی اکثریت انسانوں کی دھرم اور مذہب کو چھوڑ کر من مانی کارروائیاں کر رہی ہے۔ مولانا حالی مرحوم کی ایک رباعی ہے۔ جو اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے۔ وہ اس منقولہ مضمون کی تصدیق اور تائید کرتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیرِ مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انساں میں عیب
ہو جائینگے جہل چھپا کے سب عیب ہنر

مگر آریہ مسافر نے سب پاپوں میں سے بڑا پاپ گوشت خوری کو سمجھا ہے۔ جس کے متعلق اس نے بہت بڑا نثری مرثیہ لکھا ہے۔ جس کا ایک ایک حرف اس کو آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے۔ ہم بھی اسکے مرثیہ میں شریک ہونے کو اسے نقل کرتے ہیں۔ اس مرثیے کا عنوان اس نے یہ رکھا ہے:-

"اس گھور پاپ کو روکو"
گناہ کبیرہ

اس کے نیچے آپ لکھتے ہیں:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ پچاس سال پہلے کی نسبت اب ملک میں تعلیم زیادہ ہے۔ آریہ سماج کو کام کرتے ہوئے بھی ساٹھ سال کے قریب گذر چکے ہیں۔ دیگر مذہبی سوسائٹیاں بھی عرصے سے کام کر رہی ہیں۔ کچھ سماجک اصلاحات بھی ہو گئی ہیں۔ مثلاً شادی صغر سنی کا بہت کچھ انسداد ہو چکا ہے۔ اچھوت شکشا میں بھی ترقی ہوئی ہے۔ ناچ۔ مجرا۔ آتشبازی وغیرہ مکروہات بھی دور ہو چکی ہیں۔ اور بھی کئی سمتوں میں خاطر خواہ ترقی و اصلاح ہو گئی ہے۔ لیکن دھارمک نقطہ نگاہ سے ہمیں نہ صرف کوئی قابل قدر ترقی نظر نہیں آتی۔ بلکہ بہت کچھ تنزل ہی دکھائی پڑتا ہے۔ یہ درست ہے کہ پہلے کی نسبت اب لوگوں کی مذہبی معلومات زیادہ ہیں۔ لیکن عمل کا خانہ قریباً خالی ہی نظر آتا ہے۔ اپنے دعوے کے ثبوت میں ہم صرف ایک ہی بات یعنی مانس بھکشن کے گھور پاپ کو لیتے ہیں۔

آج سے پچاس سال پہلے کی نسبت اس پاپ میں اتنی بڑھتی ہوئی ہے کہ دیکھ کر ہردیہ کانپ جاتا ہے انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے کہ

Ignorance is bliss

یعنی جہالت بھی رحمت ہے۔ نصف صدی پہلے کے ہندو اگرچہ تعلیم اور مذہبی معلومات کے لحاظ سے پسماندہ تھے لیکن جہاں تک دھارمک کرتیہ کا تعلق ہے۔ اُن کے لئے یہ جہالت موجب رحمت تھی۔

ہم نے کئی بزرگوں سے سنا ہے اور خود ہمارا بھی گذشتہ چالیس پینتالیس سال کا تجربہ ہے کہ ہندوؤں میں کائستھوں اور کشمیری پنڈتوں وغیرہ چند جاتیوں کو چھوڑ کر عام طور پر مانس بھکشن کو بہت بُری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اور برہمنوں۔ کھتریوں اور ویشوں وغیرہ میں سے اگر کوئی اس پاپ میں مبتلا بھی تھا۔ تو وہ چھپ چھپا کر بازار سے مانس لاتا اور اپنے گھر میں بھی الگ کسی کونے میں اسے پکاتا تھا۔ کیونکہ اس کی دھرم پتنی اور دوسرے گھر والے اُسے اس بات کی کبھی اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ ان کے چوکے کو اپوتر کر سکے۔ ہمیں بخوبی یاد ہے کہ ہمارے ایک رشتہ دار مانس بھکشن کے شائق تھے۔ لیکن جب کبھی وہ زبان کے چسکے سے مجبور ہو کر مانس پکاتے تھے تو مکان کی تیسری منزل پر ٹٹی کے قریب برساتی میں پکایا کرتے تھے۔ لیکن آج کیا حالت ہے۔ کھلے بندوں مانس بھکشن ہوتا ہے ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اس میں کوئی پاپ نہیں سمجھتے آج کوئی دعوت دعوت نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اس میں مانس کی ڈشنز (Dishes) نہ ہوں۔ بیاہ شادی پر جو ایک نہایت پوتر دھارمک سنسکار ہے سمدھی کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ برات کے لئے مانس تیار کرائے اور اگر کوئی دھارمک بتی کا شخص ایسا کرنے سے انکار کرے تو براتی اپنے ڈیرہ پر مانس بنا کر اُس غریب کے پاس غرچ کا بل برائے ادائیگی بھیج دیتے ہیں۔ اور اس طرح اُسے نہ چاہتے ہوئے بھی پاپ میں حصہ دار

ahmadimuslim.de

جاتا ہے۔ انڈوں کا تو یہاں تک حال ہو جاتا ہے کہ تو بہ ہی بھلی۔ ریلوے سٹیشنوں پر یہ اتنی بہتات میں بکتے ہیں کہ آج سے تیس سال پہلے شاید پکوڑیاں بھی اتنی کثرت سے نہ بکتی ہوں گی۔ نصف صدی پہلے جہاں ہمارے بوڑھے ہندو پراتہ کال اٹھتے ہی پرمیشور کا نام جپا کرتے تھے۔ اور گئو گریب (غریب) کے درشن کو ایشور کا درشن سمجھتے تھے۔ چنانچہ ہمیں یاد ہے کہ ہماری ماتا جی پراتہ سمے اٹھ کر آنکھیں کھولنے کے ساتھ ہی کہا کرتی تھیں۔ "دن چڑھیا بھائی بھریا گئو گریب دا درشن کریا" وہ غریبوں میں فی الحقیقت دردناک کے درشن کیا کرتی تھیں۔ آج ہم صرف زبانی باتیں بنانے میں ہی مشاق ہو رہے ہیں۔

خیر مطلب یہ کہ آج سے نصف صدی پہلے جہاں پراتہ کال سادھو اور فقیر لوگ پرمیشور کے نام کی ہیا گاتے ہوئے گلیوں میں گھوما کرتے تھے۔ اور عام سدگرہستی پرمیشور کا نام لے کر دن کا آغاز کیا کرتے تھے۔ وہاں آج دن نکلنے سے پہلے "انڈے مہاراج" کی دلخراش صدائیں لاہور کے گلی کوچوں میں سنائی دینے لگتی ہیں۔ بابو لوگ انڈے کو مکمل خوراک کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ مہا پاپ ہے۔ انسان نے اپنے بنائے قوانین میں تو اسقاط حمل کو جرم قرار دے رکھا ہے لیکن غریب مرغیوں کے حمل (انڈوں) کا اسقاط روزانہ نہایت بے دردی کے ساتھ اس وجہ سے کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اس میں لذت آتی ہے۔ جہاں تک مکمل خوراک کا تعلق ہے۔ ڈاکٹروں کی تازہ ترین تحقیقات یہ ہے کہ اشیائے خوردنی میں ایک عنصر ہوتا ہے۔ جسے Vitamin یعنی حیاتین کہتے ہیں۔ یہ دو بڑی قسموں میں منقسم ہے ایک Bleached Vitamin یعنی سفید وٹامن۔ اور دوسری Non-Bleached Vitamin یعنی رنگ دار وٹامن۔ سفید وٹامن کی پانچ قسمیں ہیں یعنی اے۔ بی۔ سی۔ ڈی اور ای۔ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ ان میں یعنی رنگدار وٹامن کا بہترین خزانہ گائے کا مکھن ہے۔ اس میں جو پیلی رنگت ہے وہ اس کی خاص خصوصیت ہے۔ یہ Pigments کہلاتے ہیں۔ یہ اور کسی بھی چیز میں اتنے نہیں پائے جاتے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ گائے کا مکھن انسان کے لئے بہترین خوراک ہے اب جب قدرت نے ہمیں گائے کے مکھن جیسی نعمت عطا کر رکھی ہے جس میں وہ تمام خوبیاں بلکہ اُن سے کہیں زیادہ موجود ہیں جو انڈے میں پائی جاتی ہیں لیکن خرابی مطلقًا کوئی نہیں۔ نہ اس میں اسقاط حمل کا پاپ ہی ہے۔ پھر انسان مکھن کے مقابلہ میں ایک گناہ آلود اور مشکوک فائدہ کی چیز کو کیوں استعمال کرتے ہیں۔ یہ واقعی سخت حیرت کی بات ہے۔ باقی رہا مانس۔ اس کے متعلق تو تازہ ترین ڈاکٹری تحقیقات یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی وٹامن نہیں ہوتا۔ یا اگر کوئی ہوتا بھی ہے تو بہت قلیل مقدار میں۔ مثال کے طور پر

ڈاکٹر چیز۔ جی ریٹائرڈ سول سرجن نے

پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

There is no Kind of Genvin Vita min in tiny class of meet.

یعنی کسی بھی قسم کے مانس میں کوئی بھی اصلی وٹامن موجود نہیں ہوتا۔"

جب اصل حقیقت یہ ہے۔ تو نہ معلوم یہ پڑھے لکھے لوگ کیوں اس پاپ کے اس قدر والہ و شیدا ہو رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج کل سنسار بھوگ پردھان ہو رہا ہے۔ پڑھے لکھے نئی روشنی کے جنٹلمین اس مقولہ پر عامل ہیں کہ

بابو بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

زبان کے چسکے کے بس ہو کر وہ سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم بے زبانوں کے گلے پر چھریاں چلانے اور چلوانے کا موجب ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت رنج ہوتا ہے کہ آریہ سماج اس گھور پاپ کے انسداد کی طرف اتنی توجہ نہیں دے رہا کہ جتنی اسے دینی چاہیے۔ یہی کارن ہے کہ یہ پاپ عذر روز ترقی پر ہے۔ ہم تمام آریہ سماجوں۔ آریہ کارکنوں اور آریہ اپدیشکوں سے دست بستہ التماس کرتے ہیں کہ وہ اس پاپ کے انسداد کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اور اپنے ناواقف اور گمراہ بھائیوں کو اس گناہ کبیرہ سے باز رہنے کی تلقین کریں۔"

(آریہ مسافر لاہور ص۵۔ ۲۵ جولائی ۱۹۳۲ء)

اہلحدیث گوشت خوری پر جتنا مرثیہ آریہ لکھیں ان کا حق ہے۔ مگر واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس طرح ہندوؤں میں چھوت چھات رسمی یا تجارتی وجہ سے جاری ہو کر مذہب میں داخل ہو گئی ہے۔ اسی طرح ترک لحم بھی بناوٹی طور پر دھرم میں داخل ہو گیا۔ ورنہ ہندوؤں کا دھرم شاستر، منوسمرتی وغیرہ گوشت خوری کی عام اجازت دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آریوں کے گورو سوامی دیانند بھی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء میں خاص طریقے سے گوشت کھانے کو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ پھر ہم نہیں سمجھتے کہ آریہ میانہ کی اتنی خفگی نوجوانوں پر کیوں ہے۔ آریہ مسافر کو چاہئے کہ انارکلی آریہ سماج کا وہ رسالہ بھی دیکھے۔ جس کا نام "مانس بھوجن وچار" ہے اور مسٹر سی۔ آر۔ دت فنانشل کمشنر بڑودہ کی کتاب "قدیم ہندوستان" بھی مطالعہ کرے۔ جس میں چھوٹے بڑے دونوں قسم کے گوشت کھانے کا ثبوت ویدک زمانے سے دیا ہے۔

غضب تو یہ ہے کہ گوشت کے ساتھ انڈوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگے۔ یہ نہ سوچا کہ انڈے تو گوشت نہیں ہے۔ ہاں ان سے مرغی کے بچے پیدا ہو کر گوشت بنیں گے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن یہ تو سوچئے اگر انڈے کھانے کی اجازت نہ ہو تو انسان مرغیوں کی پرورش کیوں کرے۔ جائیں جنگل کی راہ لیں۔ پھر دیکھیں کہ ان کے انڈوں کی حفاظت کون کر سکتا ہے اور وہ کس کے حصے میں آتے ہیں۔ باوجود اسکے ہماری خواہش بلکہ درخواست ہے کہ ہندو آریہ گوشت نہ کھایا کریں۔ کیونکہ ان کو گوشت کھانا مضر ہے اور مسلمانوں کے لئے گرانی کا باعث ہے۔

ahmadimuslim.de

اہل حدیث کانفرنس

اور

جماعت صمدیہ امامیہ دہلی

اس میں شک نہیں کہ اہل حدیث کانفرنس ساری جماعت کی تھی اور ہے۔ مختلف صوبوں اور مختلف بلاد میں اس کے بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ جو اس کی قبولیت کے کافی نشان ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے مختلف الخیال اصحاب نے اسکو اپنایا۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی امام اول جماعت امامیہ دہلی اس میں شرکت ہمدردی کے ساتھ کرتے رہے۔ امرتسر، پشاور، علی گڑھ، بنارس وغیرہ مقامات میں انہوں نے برابر شرکت کی اور تقریریں کیں۔ اسی طرح دیگر علماء بھی دوش بدوش شریک ہوتے رہے۔ خاندان غزنویہ کے روشن چراغ اور حال امیرالمؤمنین مولوی محمد داؤد صاحب بھی مختلف مقامات میں شریک جلسہ اور شریک مجلس ہوتے رہے۔ مؤتمر مکہ میں اہل حدیث کانفرنس کی نمائندگی کا سرٹیفکیٹ لیکر باپ بیٹا (مولوی عبدالواحد مرحوم اور اسماعیل غزنوی) بطور نمائندہ شریک ہوئے تھے۔ اسی طرح حافظ عبداللہ روپڑی وغیرہ وغیرہ ارکان جماعت شریفیہ بھی شریک ہوتے رہے۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے جماعت امامیہ دہلی کے آرگن "صحیفہ" میں یہ عبارت دیکھی:۔

سچ تو یہ ہے کہ کانفرنس (اہل حدیث) سرے سے جماعت اہل حدیث کی ہے ہی نہیں۔ جماعت اہل حدیث تو روز اول ہی سے اسے خیرباد کہہ چکی ہے، بائیکاٹ کر چکی ہے۔ چنانچہ خاندان غزنویہ اس سے الگ ہے۔ شریفی پارٹی اس سے جدا ہے۔ علیٰ ہذالقیاس جماعت غرباء اہل حدیث بھی اس میں شامل نہیں۔ (صحیفہ بابت ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ)

اہلحدیث | ہم نہیں سمجھتے کہ اختلاف رائے کے غیظ و غضب میں غلط بیانی کا ارتکاب کیوں کیا جاتا ہے۔

ان اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ (ورکنگ کمیٹی) نے چند رزولیوشن پاس کئے۔ جن میں ایک یہ تھا:۔

"حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبداللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔" (اہلحدیث ۲۸ جولائی ۳۰)

یہ رزولیوشن بھی درحقیقت ایک فہمائشی رزولیوشن ہے، تاکہ جماعت سے تفرقہ دور ہو۔ ایسا کرنا ہر ایک بڑی سوسائٹی کا فرض ہے۔ نیشنل کانگرس کو دیکھئے کہ اس نے انتظامی طور پر اپنے اصول کے ماتحت کیسا سخت حکم جاری کر دیا کہ مسلم لیگ اور ہندو سبھا کے ممبر کانگرس کے ممبر نہیں ہو سکتے۔

صحیفہ کو اگر حافظ عبداللہ صاحب کی حق دوستی یا مروت اسکی حمایت پر مجبور کرتی ہے تو بے شک کرے۔ لیکن غلط بیانی سے کام نہ لے۔ غلط بیانی کی بابت حدیث یاد رکھیں:۔

لا یصلح الکذب جداً ولا هزلاً

اور اگر اس عبارت کو صحیح جانتے ہیں تو ہمارے پیش کردہ واقعات کی تردید کریں۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ جماعت امامیہ دہلی کے امام اول نے جب بعض ضرورتوں میں شرکیہ کفریہ نعروں کی اجازت دی اور امام ثانی نے اپنے خطبہ صدارت میں پیشنگوئیں کو جہنمی قرار دیا تو جماعت اہل حدیث نے بھی ان کا بائیکاٹ کر دیا۔

ورنہ حقیقت وہ نہیں ہے جو صحیفہ کی عبارت میں پائی جاتی ہے۔

قادیانی مشن

میری کھلی چٹھی کا جواب متعلق خلیفہ قادیان

اخبار "اہلحدیث" ۱۳۔ جنوری سن رواں صفحہ ۵ پر ایک چٹھی بنام بابو عمرالدین صاحب جالندھری شائع ہوئی تھی۔ جس میں میں نے موصوف سے پوچھا تھا کہ آپ شہادت دیں کہ آپ کے ذریعے میں نے خلیفہ قادیان کو بالمقابل تفسیر نویسی کا خط بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں موصوف الصدر نے ایک چٹھی دفتر "اہلحدیث" میں بھیجی ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"جناب مولوی صاحب!

آپ نے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۵ پر ایک کھلی چٹھی میرے نام پر شائع کی ہے اور اس میں لکھا ہے:۔

"آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علماء اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اس چیلنج کو قبول کر کے لکھا تھا کہ آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لیکر بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے مقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اس پر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلیہ قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔ اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان ساتھ لے آئیں۔ مگر مقابلہ میں ضرور آئیں۔"

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر سنی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی [illegible] تفسیر نہیں لکھ سکا [illegible] کی صداقت کا ثبوت ہے۔

مطالبہ شہادت حلفی

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب کو دی تھی یا نہیں ؟ اس کا جواب "اہلحدیث" اور بذریعہ "پیغام صلح" دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری ہوگا۔

(ابوالوفاء)

چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ گواہی کو نہ چھپایا جائے اور جو سچی بات ہو وہی کہی جائے۔ اس لئے میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ حلفاً بیان کرتا ہوں۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) نے مجھے شملہ پر ایک رجسٹرڈ خط لکھا تھا۔ جس میں آپ نے مقابلہ تفسیر نویسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جناب میاں صاحب کو اجازت دی تھی کہ وہ جن کتب تفاسیر کو مقابلہ کے وقت ساتھ رکھنا چاہتے ہیں رکھ لیں۔ مگر مقابلہ رو در رو اور ایک ہی وقت میں ہوگا۔ یعنی یہ اجازت نہ ہوگی کہ کچھ آج ہو اور کچھ کل۔ بلکہ ایک ہی وقت معینہ کے اندر تفسیر لکھنی ہوگی۔ اور تفسیر لکھنے کے وقت یہ اجازت نہ ہوگی کہ کوئی فریق گھر سے کچھ نوٹ لکھ کر ساتھ لے آئے۔ میں نے آپ کا یہ خط خلیفہ صاحب کو پہنچا دیا تھا۔ خلیفہ صاحب ان دنوں شملے پر ہی تھے میں نے آپ کے خط کے ہمراہ ایک اپنا نوٹ بھی لکھ کر دیا تھا۔ جس میں بصد ادب یہ التجا کی تھی کہ حضرت مہربانی فرما کر اب آپ اس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو پیچھے ہٹنے کا موقع نہ دیں اور اگر آپ اب پیچھے ہٹے تو پھر یہ احمدی جماعت کی کمل شکست قرار دی جائے گی۔ اور اس داغ کو دھونا بہت ہی مشکل ہوگا۔

میں نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا تھا کہ اس تفسیری مقابلہ میں جہاں ایک طرف حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا ایک پرانا دشمن روحانی حجت سے ہلاک ہو جائیگا۔ وہاں خود آپ کی ذات پر جس قدر ناپاک اور گندے الزامات مباہلہ والوں نے لگائے ہیں

تو حل جائیگا۔ ... کی رو سے علوم قرآنی خدا کی طرف سے کبھی کسی ناپاک اور گندے انسان پر نہیں کھولے جا سکتے۔

مجھے افسوس ہے کہ جناب میاں صاحب نے میرے اور آپ کے مطالبہ کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور ایسے

(عمرالدین شملوی)

اہلحدیث قادیانی جماعت کے لئے یہ شہادت شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا کی مصداق ہے۔ امید ہے آئندہ اس عنوان پر لکھتے ہوئے قادیانی اخبار اس شہادت کو یاد رکھیں گے۔

بریلوی مشن

نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نداء بجواب فقیر کی صداء

(از قلم مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ سیالکوٹ سے ایک ماہوار رسالہ انوار الصوفیہ نکلتا ہے۔ جس کے ناشروں کا اہم مقصد اس رسالہ کے پہلے صفحہ پر یوں درج ہوتا ہے :- "اس رسالہ کے ذریعہ علم تصوف کی اشاعت کرنا ہے"

علم تصوف کی اشاعت نہایت اچھا کام ہے۔ اس سے کسی نیک دل مسلمان کو انکار نہیں اور نہ ہونا چاہئے مگر افسوس ہے کہ مقولہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کے مصداق رسالہ ہذا کے تمام مضامین ہوا کرتے ہیں۔ ماہ اگست ۱۹۳۵ء کے رسالہ میں ایک مضمون پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے صاحبزادہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "فقیر کی صداء"

ہم نے عنوان اور پیرزادہ کا نام دیکھ کر سمجھا تھا کہ صوفی منش فقیر نے اپنے اباجی سے کامل روحانیت سیکھنے کے بعد چاہا ہوگا کہ میں اپنے جذبات کو مؤثر اور روحانی اثر سے لوگوں تک پہنچاؤں اور صحیح اسلامی تبلیغ عوام کو کردوں تاکہ اسلام سے دور شدہ اقوام پھر اسلامی جھنڈے کے نیچے آجاویں مگر افسوس

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مضمون کو پڑھا تو وہی بوٹی شوربے کا جھگڑا جس نے مسلمانوں کو تباہی کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے۔

پیرزادہ صاحب نے مضمون میں تین مسئلے تحریر فرمائے ہیں۔ (۱) مزاروں پر جانا، پھول چڑھانا، شیرینی وغیرہ نذر کرنا اور قبروں پر چادریں "وغلاف" ڈالنا اور ان سے مدد طلب کرنا۔

(۲) میلاد کی محفل کرنا اور اس میں قیام کرنا اور شیرینی تقسیم کرنا۔

(۳) گیارھویں، بارھویں، تیرھویں دینا۔

اب ہم ناظرین کے سامنے وہ تفصیل لانا چاہتے ہیں جو ان چیزوں کے ثبوت میں پیرزادہ نے پیش کی ہے ناظرین حظ اٹھائیں۔ اور ساتھ ہی ہم کچھ تنقیدی نوٹ بھی لکھیں گے تاکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی معلوم ہو سکے۔ اقول باللہ التوفیق۔

قبور اولیاء کی محض زیارت تو منع نہیں۔ البتہ

---

x اس آیت کی تفسیر قادیانی نبی اصحاب کے اجماع خلافی مشہور کر چکی ہے جو بقول نواب محسن الملک مرحوم خدا کو بھی معلوم نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تفسیر نویسی سے پہلے اس آیت کی تفسیر پر مذاکرہ ہو جائے۔ (اہلحدیث)

لہ مضمون نگار نے زیادہ اقوال الرجال سے کام لیا ہے اور جواب میں اسوہ حسنہ کو ملحوظ رکھا ہے اس لئے نفس مضمون کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔ منہ

خاص اہتمام سے سفر کی صعوبت اٹھا کر دور دراز جانا میلوں اور عرسوں میں کار ثواب سمجھ کر جانا ممنوع ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد

یعنی تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ کے لئے ساز سفر نہ اٹھایا جائے۔ مسجد نبوی۔ مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ۔

قبروں پر پھول چڑھانا

اس سرخی کے ماتحت پیرزادہ صاحب نے آیت قرآنی ان من شئی الا یسبح بحمدہ ۔ اور ایک حدیث لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو ایک درخت کی ٹہنی لیکر دو شق کر کے دونوں پر گاڑ دی۔ پھر لکھا ہے۔ علماء نے اس حدیث سے قبروں پر سبزہ پھول ڈالنے پر استدلال کیا ہے پھر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول نقل کیا ہے۔ حقیقۃ صاحبزادہ علی پوری نے اس استدلال کو پیش کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے۔

یہ استدلال ویسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کے منہ میں کلی کر کے پانی ڈالا تھا۔ اس لئے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ ہر امتی کے لئے مسنون ہے کہ وہ بچوں کے منہ میں کلی کیا کریں۔ یا کہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کنوئیں میں تھوک دیا تھا اور وہ میٹھا ہو گیا۔ اسلئے ہر امتی کے لئے سنت قرار پایا کہ وہ کنوئیں میں تھوکا کریں۔

صاحبزادہ صاحب! سنئے اور گوش ہوش سے سنئے فقہاء اصولیین کا قول ہے :-

الخارج من القیاس لا یقاس علیہ

یعنی خلاف عقل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا

کیا آپ اس کو عقلاً ثابت کر سکتے ہیں کہ ٹہنی قبر پر تسبیح پڑھے اور قبر کے اندر صاحب قبر کا عذاب ہلکا ہو۔ اگر یہ صحیح ہے تو تمام قبرستان میں باغیچہ لگوا دینا چاہئے۔ تاکہ اہل قبور عذاب سے محفوظ رہیں۔ اور پھر یہ کہ تسبیح ٹہنی یا درخت کریں اور عذاب صاحب قبر کا ہلکا ہو۔ کیا یہ قرین قیاس ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر جب یہ اعجاز ہے تو اس میں قیاس کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ دوسری وجہ استدلال صحیح نہ ہونے کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص اور مخصوص واقعہ ہے۔ جیسے شہادت خزیمہ۔ جس کے متعلق آپ کا فرمان ہے۔ من شھد لہ خزیمۃ فھو حسبہ۔ جس کے حق میں خزیمہ اکیلا گواہی دے وہ اکیلا شاہد کافی ہے۔ کیا آپ یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ فلاں بزرگ بھی چونکہ خزیمہ کی طرح بہت نیک اور صادق ہیں اس لئے نصاب شہادت میں وہ اکیلے ہی گواہ کافی ہیں۔ اور ان کی وجہ شہادت سے حاکم یا قاضی فیصلہ دے سکتا ہے۔

صاحبزادہ کہیں جلدی میں کچھ کہہ نہ دینا۔ پہلے نور الانوار دیکھ لینا۔ جہاں صاف لکھا ہے :-

ولا ینبغی ان یقاس علیہ من ھو اعلی حالا منہ کالخلفاء الراشدین۔

کہ اس پر خلفاء راشدین جیسے رفیع الشان لوگوں کو بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

یعنی خزیمہ کی واحد شہادت قبول ہوگی مگر ابوبکر اور عمر و علی اور عثمان رضی اللہ عنہم جیسے بزرگوں کی اکیلی شہادت اس قابل نہ ہوگی کہ اس پر فیصلہ دیا جا سکے۔

کیوں جناب! آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اعجاز سے عوام کالانعام کے فعل شنیع کو ثابت کرنے کے لئے استدلال کرتے ہیں کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر لکڑی گاڑ کر امید ظاہر فرمائی تھی کہ شاید ان سے عذاب تخفیف کر دے اسی طرح قبروں پر پھول چڑھانے کے لئے بھی کرتے ہیں صاحبزادہ علی پوری یاد رکھیں کہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ شیخ عبدالحق صاحب کریں یا کوئی اور یہ استدلال علماء اصول کے نزدیک غلط ہے۔

حوالہ نہیں ملا

اسی عنوان میں ایک روائت انوار الصوفیہ کے صفحہ پر صاحبزادہ صاحب نے زیلعی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ ہم نے تخریج زیلعی میں وہ روائت بہت تلاش کی مگر وہ نہیں ملی۔ گو وہ روائت کسی طرح بھی ہمارے خلاف نہیں۔ مگر تصحیح حوالہ کے لئے ہم صاحبزادہ سے دریافت کرتے ہیں۔ وہ روائت معہ مزید عبارت صاحبزادہ صاحب نے یوں لکھی ہے :-

"عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نتصدق عن موتانا و نحج عنھم وندعولھم فھل یصل ذالک الیھم فقال نعم انہ لیصل ولیفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا الھدی الیہ رواہ ابو حفص العکبری فللانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ سند اھل السنۃ والجماعۃ صلاۃ کان او صوما او حج او صدقۃ او قرأۃ للقرآن او الاذکار او غیرہ ذالک من انواع ویصل ذالک الی المیت وینفعہ قالہ الزیلعی فی باب الحج عن الغیر۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں ان کیلئے حج کرتے ہیں۔ کیا یا نہیں پہنچتا ہے۔ فرمایا ہاں ضرور پہنچتا ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا تم میں سے کوئی ایک طبق (سینی) پر خوش ہو جبکہ اسکو ہدیہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ابو حفص عکبری نے روائت کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اختیار ہے کہ اچھے عمل کا ثواب غیر کو دے۔ یہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا قرآن شریف کی تلاوت یا ذکر۔ اسکے علاوہ اور نیکیاں یہ میت کو پہنچتا ہے۔ اور اسکو نافع ہوتا ہے زیلعی نے باب الحج عن الغیر میں بھی لکھا ہے"

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

ہم نے جو کتاب دیکھی ہے وہ مطبع علوی لکھنؤ میں ۱۲۸۳ھ کو طبع ہوئی ہے۔

آئندہ کے لئے

ہم صاحبزادہ صاحب سے اسلئے خوش ہیں کہ آپ بجز سخت کلامی اور طعن و تشنیع کے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر یہ بہت بڑی کمی ہے کہ عبارات اکثر بے حوالہ درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ

عریضہ بخدمت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

بر بنائے وعظ اشرف

آپ نے فرمایا کہ :-

دوسری اہل بدعت کی وہ جماعت ہے جو ہم لوگوں کو وہابی کہتی ہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں آج تک یہ بات نہ آئی کہ ہم کو کس تناسب سے وہابی کہا گیا۔ کیونکہ وہابی وہ لوگ ہیں۔ جو کہ ابن عبدالوہاب کی اولاد میں ہیں یا اوس کے متبع ہیں۔ ابن عبدالوہاب کے حالات مدون ہیں۔ ہر شخص اون کو دیکھ کر معلوم کرسکتا ہے کہ نہ اتباع کی رو سے ہمارے بزرگوں میں ہیں نہ نسب کی رو سے۔ البتہ آج کل جن لوگوں نے تقلید کو ترک کر دیا ہے۔ ان کو ایک اعتبار سے وہابی کہنا درست ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ان کے اکثر خیالات ابن عبدالوہاب سے ملتے جلتے ہیں۔ البتہ ہم لوگوں کو حنفی کہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اصول چار ہیں۔ کتاب اللہ۔ حدیث الرسول اجماع امت۔ قیاس مجتہد۔ ان چاروں کے سوا اور کوئی اصل نہیں۔ مجتہد اگرچہ متعدد ہیں لیکن اجماع امت سے بات ثابت ہوچکی ہے کہ ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ امام مالک بن انس رحمہم اللہ کے مذہب سے باہر ہونا جائز نہیں۔ نیز یہ بھی ثابت ہے کہ ان چاروں میں سے جس ملک میں جس کا مذہب رائج ہو اوس کا اتباع کرنا چاہیئے۔ تو چونکہ ہندوستان میں امام ابوحنیفہؒ کا مذہب رائج ہے اس لئے ہم اونہیں کا اتباع کرتے ہیں ؛

(رسالہ تقویم الزیغ صفحہ ۳۱، وعظ نمبر ۱)

مولانا! آپ اور آپ کے تابعدار تو وہابی ہونے سے بچے نہ بچارے اہل حدیث ہی وہابی سہی۔ خدا کرے آپ وہابی ہونے سے بچ جائیں۔ مگر جو جماعت آپ کو وہابی کہتی ہے اس لئے نہیں کہتی کہ آپ غیر مقلد ہیں۔ بلکہ ان کو یہ بات مسلم ہے کہ آپ مقلد ہیں۔ بیشک کوئی دوسری بات ہے جو آپ کو وہابی بنا رہی ہے۔ اگر آپ اس پر قائم رہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ وہابی ہونے سے بالکل نہ چھوٹ سکیں گے۔ اگرچہ آپ اپنے مواعظ میں ہزار بار بیزاری کا اعلان کیوں نہ فرمائیں۔ ہاں ایک بات ہے اگر آپنے وہابی کے لقب سے نجات حاصل کرنی ہے۔ تو ہمارے مشورہ پر عمل فرماویں۔ انشاء اللہ وہ جماعت اہل بدعت آپ کو اپنا ہم خیال تصور کرتی ہوئی آپ کو صوفی ماننے لگی۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ

آپ مجلس میلاد مقرر فرماویں۔ پھر اوس میں قیام کریں۔ قوالی وسرود وغیرہ دل کھول کر سنیں۔ گیارھویں کے چاول اور پیر صاحب کی شیرینی نوش جان فرماویں۔ بی بی کی صحنک اور شیخ سدہ کا بکرا ذبح کر کے کھائیں کھلائیں۔ یارسول اللہ کا نعرہ لگائیں۔ اور مسجد میں بغداد شریف کی طرف منہ کر کے گیارہ قدم ماریں۔ اور حضور نبی کریمؐ کو حاضر ناظر و عالم الغیب قاسم ارزاق مانیں۔ اور بشریت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انکار فرماویں۔ قبروں کا طواف اور سجدہ اور چومنا چاٹنا اور امداد طلب کریں۔ اور بزرگوں کے عرس وغیرہ کریں۔ وغیرہ۔

تو آپ دیکھ لیں کہ تمام بچھڑے دوست احباب آپ کے ملنے کو بیتاب نظر آئیں گے۔ مجال ہے کہ آپ کو کوئی شخص بھی وہابی بنائے۔ آپ بالکل صاف صوفی ہو جاویں۔ پھر میرے مشورہ کی بھی امید ہے کہ آپ داد دیں گے۔ ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہابی ہونے سے بچائے جس نے آپ کو بےچین اور بے آرام کر رکھا ہے۔ اور دوستوں اور عزیزوں سے جدا کر رکھا ہے۔ میرا حشودہ

نوٹ میں اس دعا کو بددعا جان کر آمین نہیں کہتا بلکہ دعا کرتا ہوں کہ خدا سب مسلمانوں کو وہابی بنائے۔ کیونکہ ؎ وہابی کا معنیٰ ہے دہان والا۔ (اہلحدیث)

اگر غلطا ہو تو وجہ غلطی سے مطلع فرماویں۔

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی تقلید کی بابت بھی کبھی عرض کرونگا۔ (ابو المرتضیٰ عفی عنہ)

عقائد الغالیہ

(مرقومہ مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نہری)

سلف کے صوفیاء کرام کا عقیدہ دنیا جانتی ہے کہ وہ بزرگ شرک و بدعت سے سخت نفرت کرنے والے اور اس کی ہوا کو مضر الایمان جاننے والے تھے۔ اگر کوئی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور مجدد الف ثانی سرہندیؒ قدس سرہم کے ملفوظات فتوح الغیب اور مکتوبات دیکھے تو ان بزرگوں کے مذہب اور روش کا پتہ لگ جائے۔ (رضی اللہ عنہم)

آج کل کے صوفی منسوب بمذہب کوئی اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ظہور اور حلول ہر شے میں ہے۔ پھر اس ہمہ اوست کے عقیدہ کو پھیلانے کی ہمہ تن سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں میں یہ اعتقاد رائج و ناسخ ہو جائے۔ اسی خیال کے وجہ سے گروہ نے اولیاء اللہ و بزرگان دین کے مزارات پر میلے لگانے مقرر کئے ہیں۔ اور ان قبروں کے میلوں کو اسلام کی شوکت بتاتے ہیں بلکہ عین ثواب و سعادت جانتے ہیں۔ افسوس! ان من گھڑت بدعتوں کو ایجاد کر کے سلف کے ذمہ تھوپتے ہیں اور یہ ہمہ اوست کا کفری عقیدہ حنفی مذہب کے بزرگوں کا مسلک بتاتے ہیں۔ کاش اگر فتوح الغیب، اقوال العارفین، غنیۃ الطالبین، مکتوبات مجدد الف ثانی سے آگاہ ہوتے تو یہ گردابِ ذلت میں نہ پھنستے۔

مسئلہ وحدت الوجود کو اپنے خیال کے مطابق تراش کر کہتے ہیں کہ وحدۃ الموجودات یعنی تمام کائنات معہ ذات باری ایک ہیں۔

یہ عقیدہ اسی ضال فرقے کا ہے اور کسی کا نہیں۔ ایسے ہمہ اوستی وجودیوں کی تردید میں سیدنا مصطفیٰ

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں ؎

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

کبھی کہتے ہیں کہ انسان کے اجزا میں سے ایک جزو بھی خدا ہو سکتا ہے یعنی کل افراد کائنات کو خدا کہہ دیا تو کسی جگہ ایک جزو کو ہی نسبت کر دی۔ عرس کے جلسہ میں خدا وند عز و جل کی تعریف کرتے ہوئے وجد میں آ کر کہتے ہیں ؎

تھے باذنی اور انا الحق کہتے انکی کیا مجال
شمس اور منصور کے مونہہ میں زبان تو ہی تو تھا

یہ عقیدہ قرآن مجید میں باطل پرستوں کا بعینہ اسی طرح بتایا گیا ہے۔

قال تعالیٰ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُبِينٌ (پ ۲۵)

اور کیا انہوں نے واسطے اسکے اسی کے بندوں سے ایک جزو اس طرح کہنے والے انسان کے کفر میں کیا شک ہے۔

یعنی بعد اس اقرار کے کہ اللہ ہی خالق ہے اس کی اولاد مقرر کی اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے لگے اور اولاد باپ کی جزو ہوتی۔ جو جزوں سے مرکب ہو وہ واحد نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ تو ذات میں واحد ہے اس کی اولاد کیونکر ہو سکے۔ (جامع البیان)

یہ ان کی قلت عقل اور سخافتہ نقل ہے۔ آیت کریمہ کل مبطلین کی تردید کرتی ہے۔ خواہ کوئی اس کے لئے اولاد ثابت کرے یا فرشتوں کو اس کی لڑکیاں بتائے یا کسی اور چیز کو اس کا شریک گردانے یا مخلوقات کی کسی چھوٹی بڑی چیز کو اس کے ساتھ تشبیہ دے تو اول درجہ کا غالی اور مشرک ہے۔ ایسا بے حیا دنیا میں شاید کوئی نہ ہوگا جو احد اور احمد کے فرمان کے چھوڑ کر اپنی ہی کہتا رہے خدا اور رسول کے بتلائے ہوئے امر میں کسی اور کے بتلانے کی کیا ضرورت ہے اور کیونکر ایسا کلام مانا جائے۔

دیکھئے مالک اور عبد کا فرق کلام الٰہی سے ثابت ہے معراج کے موقعہ پر بھی کہیں قریب کے وقت ہاتھ آئیں گے، یعنی قریب میں بھی اس فرق کو ملحوظ رکھ کر فرمایا۔ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ حضورؐ کے لئے معراج نہایت اعزاز و اکرام کا موقعہ تھا اور مومن کے لئے نماز معراج ہے۔ جیسا کہ خود حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الصلوٰۃ معراج المؤمنین

نماز مؤمن کا معراج ہے یعنی نماز میں سب سے زیادہ قرب الٰہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس جگہ بھی سمجھا دیا ہے

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پھر کسی شاعر یا صوفی صافی کی بات کو سن کر ظلمات کیوں نہ سمجھنا چاہئے۔ افسوس ان لوگوں پر جو ایسے صاف اور روشن معاملے میں بہکے، بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور عرس کے جلسوں میں پڑھتے ہیں ؎

احد میں اور احمد بے میم میں دوئی
وہ جانتے ہیں عقل میں جن کے ہے کچھ کمی

یہ لوگ کیسے حد سے گزرے کہاں سے کہاں پہنچے ہیں۔ بزرگوں کا عرس کرنا اور اس کی جملہ رسومات تو ایک بدعت اور ناجائز کام تھا۔ مگر اس تقریب میں مالک اور عبد کا فرق مٹا کر کتنے اہم اور اکبر معاملہ کو غلط کر دیا ہے۔ مالک اور بندے کا فرق دور کر کے دکھانے کے بارے میں ؎

میم کی چادر دور کر دی ایک کا ایک

بعض چیزیں یا افعال بہت اچھے ہوتے ہیں مگر نااہل کے ہاتھ آ جانے سے اس کی حیثیت میں فرق آ جاتا ہے تصوف اور سنیت ایسے عمدہ جوہر ہیں جن کی بدولت ہر انسان دولت ایمان سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ کیا یہ تصوف اور اہلسنت مذہب پر قبضہ اسی واسطے کر رکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا داد منصب سرور یا تخیر کا فی خیال کر کے اپنی طرف سے رسول مقبول کو پدوی دی جائے ؎

احد احمد بن کے آیا
بے سمجھاں نے بھید نہ پایا

علماء متقدمین و متاخرین نے اس خیال کے لوگوں کی تردید میں دفتروں کے دفتر لکھے مگر یہ نہ سمجھے۔ اور آخر ان کی ہٹ دیکھ کر کہنا پڑا ؎

عالم ہمہ یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

بارش آسمان سے آتی ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو لوگ اسلام کی تبلیغ میں مشاہدات کا انکار کرتے ہیں وہ دراصل اسلام کے منکروں کو اسلام سے روکتے ہیں۔ مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گمان نہ ہوا تھا کہ افراد اہل حدیث میں ایسے لوگ ہیں جو مشاہدات کے انکار پر اڑ جاتے ہیں۔ لیکن واقعات پیش آمدہ سے میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ جبکہ میں نے دیکھا کہ جماعت حقہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بارش کے نزول کی ابتدا آسمان سے ماننے اور منوانے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک مراسلہ حسب ذیل ہے۔ (مدیر)

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب

سلمکم اللہ وعافاکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! معروض آنکہ پرچہ اخبار اہلحدیث مجری مؤرخہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ نظر سے گزرا۔ جس کے صفحہ ۱۲ تک بارش کا ذکر ہے۔ بعد ازاں آپ کی مختصر رائے بھی دیکھی۔ جس کا دارو مدار آپ نے دو چیزوں پر رکھا ہے۔ ایک تاویل بالمجاز یعنی السماء کو حقیقی معنی سے پھیر کر بغیر ضرورت کے مجازی معنی سحاب میں لانا اور دوسرا اپنا مشاہدہ علیٰ جبال الشملہ۔ سو بندہ آپ کی دونوں دلیلوں کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتا ہے۔ مہربانی کر کے آئندہ پرچہ اہلحدیث میں اسکو بغیر کمی بیشی کے شائع فرما دیں۔

جواب مشاہدہ | مولانا آپ کا مشاہدہ جب صحیح تھا

ahmadimuslim.de

گر اقوال صحابہ اور تمام مفسرین سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ نزول کا یہ کیفیت ثابت ہوتی کہ بارش کے قطرات آسمان کے کنارہ ہی سے گرتے ہیں اور گرنے میں بھی کسی ایک جگہ سے نہیں گرتے بلکہ تمام سطح آسمان سے گرتے ہیں تو آپ سائل بن کر جواب طلب کرتے کہ جناب میں بھی تو آسمان کے نیچے شملہ کے پہاڑ پر کھڑا تھا۔ مجھ پر قطرات بارش کیوں نہ گرے اور نیچے نیچے سب کام ہو گیا۔ مولانا تمام صحابہ اور اکثر مفسرین نے صرف یہ ثابت کیا ہے کہ بارش آسمان سے آتی ہے۔ یہ ثابت نہیں کیا کہ آسمان کے کنارہ ہی سے قطرات بارش گر پڑتے ہیں اور آسمان کی تمام سطح ہی سے گرتے ہیں تاکہ آپ کا مشاہدہ اس کے خلاف ہو۔ مولانا اصل بات یہ ہے کہ آسمان پر کے دریا سے (اس کا ثبوت یہ ہے کہ بخاری، مسلم میں انس بن مالک کی روایت معراج کی بڑی حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جو دریا ہے اس میں سے جنت کی نہریں نکلی ہیں نیل اور فرات بھی اس میں سے نکلی ہے) پانی بادلوں میں آجاتا ہے اور وہ بادل قریب زمین کے پہاڑوں سے نیچے آکر جس جگہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بارش برساتے ہیں۔ یہی معنیٰ ہیں قولہ تعالیٰ ویصرفہ عمن یشاء کے آپ کے خشک رہنے اور نیچے بارش ہو جانے کی مثال بعینہ اس طرح ہے کہ ایک شخص کا مکان چار منزلہ ہے اور وہ دوسری منزل میں کھڑا ہے اس کے خادموں نے بوجہ کسی ضرورت کے پانی تیسری اور چوتھی منزل میں جمع کر رکھا تھا۔ اب انہوں نے ضرورت کے وقت اوپر سے دوسرے راستہ سے پانی لا کر صحن گاہ کو مشکوں سے سیراب کر دیا تاکہ گرد و غبار بیٹھ جائے۔ بعدہ وہ مالک مکان خادموں سے پوچھتا ہے کہ یہ پانی کس جگہ سے آیا۔ پانی تو گھر میں بالکل کوئی نہیں تھا۔ جواب ملتا ہے کہ ہم نے اوپر کی منزل سے پانی لا کر اس صحن کو سیراب کیا ہے۔ یہ حقیقت سن کر مالک مکان کو تشفی ہو جائیگی اور سمجھیگا کہ پانی اوپر کی منزل سے آیا۔ جس کو بارش کہتے ہیں ویصرفہ عمن یشاء سے ...

عقلی سوال کا عقلی جواب اور الحمد للہ اس عقلی جواب سے آپ کے مشاہدہ کی بھی تکذیب نہیں ہوئی اور اقوال صحابہ اور آراء مفسرین کو بھی پامال ہونا نہیں پڑا۔ دونوں کے درمیان مطابقت ہو گئی۔

دوسری دلیل آپ کی تاویل بالمجاز ہے۔ یعنی السماء کے سحاب یا بلندی کے معنیٰ کرنے سو مولانا! آپ غور فرمائیں۔ اولاً لفظ السماء جو معرفہ باللام ہے اس پر الف لام کیسا ہے۔ کیا یہ الف لام اپنے ہوتے ہوئے آپ کو مطلق سماء نکرہ کے معنیٰ سحاب یا بلندی کرنے دیگا ہرگز نہیں۔ سو آپ چاہے اسکو الف لام تعریف کا ٹھیرائیں۔ چاہے عہد خارجی دونوں صورتوں میں مراد السماء سے آسمان معروف ہی ہوگا۔ مطلق بلندی اور سحاب نہیں۔

ثانیاً آپ نے السماء کے حقیقی معنیٰ آسمان معروف چھوڑ کر مجازی معنیٰ سحاب یا مطلق بلندی کیوں لئے حقیقت تو اس وقت متروک ہوتی ہے۔ جب مہجورہ ہو جیسے لا یضع قدمہ فی دار فلان یا کم از کم متعذرہ ہو جیسے ان اکلت من ھذا القدر اور من ھذا الشجر فعبدی حر۔ آپ کو سماء حقیقی کے معنیٰ کرانے اور بادل کے معنیٰ کرنے میں کونسا استحالہ پیش آیا۔ جس سے آپ یا دیگر بندگان دین نے یہ تاویل اختیار کی اور جو استحالہ آپ نے ذکر کیا اس کی عدم مخالفت اقوال مفسرین سے بندہ نے ثابت کر دی جس کا ذکر بصورت تطبیق اوپر گذرا۔

ثالثاً۔ اگر السماء کے معنیٰ بادل بھی کئے جائیں تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ سورہ نور میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وینزل من السماء من جبال فیھا من برد تو اس نزول سے مراد نزول حقیقی ہوگا یعنی اول اول بارش آسمان سے اترتی ہے اور دوسری جگہ جو بعض مفسرین نے السماء کے معنیٰ سحاب کئے ہیں اس سے مراد ابتدا اضافی ہوگا۔

رابعاً قرآن مجید میں ہے۔ یا سماء اقلعی ... ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر۔ تو یہ دونوں آیتیں بھی آسمان معروف ہی کہا رہی ہیں۔ مزید یہ کہ ...

حدیث میں ہے:۔

عن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا قال لانہ حدیث عھد بربہ رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص۱۳۲ باب الاستسقاء۔ نیز یہی روایت ابوداؤد اور مسند احمد میں بھی ہے۔ اس حدیث کی تفسیر حاشیہ مشکوٰۃ پر لکھی ہے۔

حدیث۔ عھد ای قریب حادث مجیئہ من عالم القدس لم یدنس باجزاء ھذا العالم یعنی ابھی آیا ہے عالم پاک سے نہیں ملوث ہوا کہ عالم دنیا سے جس کا خلاصہ یہ کہ آسمان پاک سے میرے رب کے نزدیک سے آیا ہے۔

سبحان اللہ! کیا عمدہ مطلب ہے۔ وللہ درہ اس کے خلاف جن لوگوں نے اس کے معنیٰ یہ بیان کئے ہیں۔ ای بتکوین ربہ ایاہ یعنی ان المطر رحمۃ وھو قریب العھد بخلق اللہ فیتبرک بھا۔ یہ معنیٰ نہایت بعید ہیں متکلم کی کلام حدیث عہد بربہ کی غرض ادا کرنے میں حدیث ہذا کے صحیح معنیٰ سمجھنے میں کوئی شخص صاحب ذوق صحیح یہ معنیٰ نہیں کریگا۔ نیز اس معنیٰ سے لازم آئیگا کہ نبی صلعم کے پاس ہزاروں چیزیں تکوینی اور خلقی حیثیت سے پیدا ہوتی رہتی تھیں۔ ان سب سے آپ یہ معاملہ کیوں نہیں کیا کرتے تھے۔ الغرض انصاف پسند شخص کے لئے یہ حدیث ایک ہی کافی دلیل ہے۔ واللہ اعلم!

حررہ محمد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ
نصرت الاسلام۔ کوٹ بھائی

الغزالی
حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے اہم واقعات کو نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو بہت سے اہم مسائل کا علم ہوگا۔
قیمت ... ملنے کا پتہ:۔ ...

مسلمانو! کدھر جا رہے ہو؟

نوشتہ مولوی محمد عبدالکریم صاحب کریم اودیاگیر (مدراس)

اگر مسلمانوں سے سوال کیا جائے کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے اپنا نصب العین کیا قرار دیا ہے؟ کس منزل مقصود کی طرف جا رہے ہیں تو ہرگز جواب نہ دے سکیں گے۔ عام مسلمان ہی نہیں خواص بھی جواب نہ دے سکیں گے۔

مسلمانوں کی بدنصیبیاں بے شمار ہیں لیکن اس سے بڑی بدنصیبی کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنے لئے کوئی نصب العین مقرر نہیں کیا ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ کدھر جا رہے ہیں اور کیوں جا رہے ہیں۔ انکی مثال بھیڑوں کے اس گلے کی ہے جو گلہ بان کے بغیر ہی چل پڑا ہے اور نہیں جانتا کہ چراگاہ کی طرف جا رہا ہے یا غار ہلاکت کی طرف۔

پڑھے لکھے مسلمانوں کی زبان سے اکثر سنا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا اصلی مقصد یہ ہے کہ خدا کا کام انجام دیں کیونکہ وہ خدا ہی کے ہیں اور دنیا میں اس کی مشیت ہی پوری کرنے آئے ہیں۔

یہ بہت ہی مبارک خیال ہے۔ بے شک اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ مسلمان اللہ کے بنیں اور اسکی مشیت پوری کرنے کے لئے وقف رہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان واقعی ایسے ہی ہیں جیسا ان کا دعویٰ ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں۔ مگر اللہ کا ہونا کسے کہتے ہیں؟ اگر وہ اللہ کے ہوتے تو کیا غیر اللہ کے آگے جھک سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ سے ڈر سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ کے غلام بن سکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ نہیں کیونکہ اللہ والے اللہ کے سوا نہ کسی سے ڈرتے ہیں نہ کسی کے آگے جھکتے ہیں۔ نہ کسی کے غلام بنتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ والوں کی صفتیں اور حالتیں پوری صفائی سے بیان کر دی گئی ہیں۔ مسلمان بتائیں کہ ان میں اللہ والوں کی کونسی صفت موجود ہے؟ اللہ والوں کی سب سے بڑی پہچان یہی ہے کہ وہ سر بلند رہتے ہیں۔ چاہے طاقتور ہوں یا کمزور۔

مکہ معظمہ میں مسلمان بہت کم تعداد اور بہت کمزور تھے۔ گنتی کے چند ہی مسلمان تھے۔ مگر کیا غیر اللہ کی بے پناہ طاقتوں کے آگے سرنگوں تھے؟ ہرگز نہیں۔

سرداران قریش نے ابو طالب سے مطالبہ کیا کہ اپنے بھتیجے کو بتوں کی مذمت سے منع کر دیں۔ ابو طالب نے بھتیجے کو بلایا اور کہا کہ دیکھو یہ تمہاری قوم کے سردار ہیں اور تم سے ایک درخواست کرتے ہیں۔ اسکا جواب اللہ والوں کے سرتاج نے یہ دیا۔ چچا! اگر یہ لوگ سورج کو اتار کر میری دائیں ہتھیلی پر رکھ دیں اور چاند کو اتار کر بائیں ہتھیلی پر تو بھی میں اپنی راہ سے ہٹنے والا نہیں، یہاں تک کہ خدا میرا ان کا فیصلہ کر دے۔ بتاؤ یہ سر بلندی تھی یا ذلت و خواری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مادی قوت نہ تھی مگر اس کے باوجود سر بلند تھے۔ کیونکہ اللہ والے تھے۔

بلال رضؓ زر خرید حبشی غلام تھے جب اللہ والے بن گئے تو مشرکوں نے سزائیں دینا شروع کیں۔ وہ بے ہوش ہو ہو جاتے تھے۔ مگر جب حواس درست ہوتے تو زبان سے اللہ اللہ ہی نکلتا تھا۔

آج کل بعض بیمار دلوں نے اپنی بزدلی اور راہ حق سے دوری کے لئے یہ عذر لنگ بیان کرنا شروع کر دیا ہے کہ اس وقت ہم پر وہی دور گزر رہا ہے جو مکہ میں مسلمین اولین پر گزر چکا ہے۔ جب وہ کمزور اور بے دست و پا تھے۔ مگر یہ عذر سراسر جھوٹا ہے۔ بے شک مکہ میں مسلمان کمزور ضرور تھے مگر کسی غیر اللہ کے سامنے سرنگوں نہیں تھے۔ راہ حق پر استوار تھے۔ باطل سے سمجھوتا نہیں کرتے تھے برخلاف اسکے آج مسلمانوں کی جو حالت ہے سب کے سامنے ہے۔ یہ حالت اس درجہ ابتر اور پست ہے کہ حتّٰی شرم بے غیرتی کی شرم سے گردن جھک جاتی ہے یہ حالت تو وہی ہے جس میں بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اپنے آپ کو مار ڈالو کہ موت تمہارے لئے زندگی سے کہیں بہتر ہے۔

اور آج کل کے مسلمانوں کا یہ کہنا کہ اللہ کی مشیت پوری کرنا ہماری زندگی کا مقصد ہے تو یہ بھی جھوٹا دعویٰ ہے۔ ساری دنیا مسلمانوں کو دیکھ رہی ہے اور جانتی ہے کہ وہ اللہ کی مشیت کے خلاف چل رہے ہیں اللہ کی مشیت کیا ہے؟ اللہ نے اپنی مشیت قرآن میں بیان کر دی ہے۔ اللہ کی مشیت یہی ہے کہ کلمۂ حق کو اونچا اور کلمۂ باطل کو نیچا کیا جائے۔

اللہ کا مسلمانوں سے مطالبہ ہے کہ اپنے آپ کو حق کی خدمت کے لئے وقف رکھیں اور حق کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے رہیں۔ اللہ کی یہی مشیت ہے اور اسی کو تمام اللہ والے ہمیشہ پورا کرتے رہے ہیں۔ اللہ نے فرما دیا ہے کہ جو لوگ اس کے بعض حکموں کو مانتے اور بعض کو نہیں مانتے ان کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں اور آخرت میں سخت ترین عذاب جھیلیں۔

بدنصیبی سے ہم مسلمانوں کا رویہ بھی یہی ہے۔ ہم میں جو لوگ دیندار ہیں ان کی دینداری بھی اس سے آگے نہیں بڑھتی کہ پانچ وقت ٹکریں لگالیں۔ سال میں تیس دن فاقے کر لیں۔ خاص قسم کی صورت بنالیں۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ خدا کو ان ٹکروں اور فاقوں سے کیا فائدہ؟ اگر سچی نمازیں پڑھی جائیں اور سچے روزے بھی رکھے جائیں تو بھی کافی نہیں۔ یہ عبادتیں تو آسان ہیں اور مومن و منافق سب ہی کر سکتے ہیں۔ خوش دلی سے ہو یا بد دلی سے۔ لیکن اللہ والوں کی اصلی پرکھ ہولناکیوں میں استقامت ہے۔ جب مصائب جسموں میں کپکپی ڈال دیں اور دل حلق میں اتر آئیں۔ اگر اس وقت بھی آدمی اپنے ایمان پر قائم رہے اور حق کی حمایت سے منہ نہ موڑے تو بے شک اللہ والا ہے۔ کیا اللہ والوں کی شکل یہی ہے؟ کیا اللہ کا کام [illegible] اور اللہ کی مشیت پوری کر رہا [illegible] یہی [illegible]

فتاویٰ

س ۶۶ } کسی شخص کی عورت کو نوکر کے ساتھ خاص طریق پر لیٹے ہوئے کسی شخص نے دیکھا خاوند نے سن کر عورت سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ اس نے مجھ سے جبر کیا۔ خاوند نے عورت کے زیورات اتار کر ماں باپ کی طرف واپس بھیجدیا۔ اور لکھ دیا کہ میں نے اس سے خلع کر لیا ہے۔ اس صورت کا کیا حکم ہے؟ (سائل نامعلوم)

ج ۶۶ } صورت مرقومہ میں ایک شخص کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن شبہ ہے۔ خلع عورت کی طرف سے ہوتا ہے مرد کی طرف سے نہیں ہوتا اس لئے صورت مرقومہ میں خلع نہیں ہوا بلکہ طلاق ہوئی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تعضلوا ھن لتذھبوا ببعض ما اٰتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ ۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت بے حیائی کا کام کرے تو مرد دیا ہوا مال اس سے لے سکتا ہے۔

نوٹ | آیندہ سائل اپنا نام لکھا کریں۔ اگر ان کو اپنا نام ظاہر کرنا منظور نہ ہو تو الگ کاغذ پر نوٹ لکھ دیا کریں کہ میرا نام نہ لکھا جائے۔ مگر سوال کے ساتھ نام اور پتہ ضرور لکھنا چاہئے۔ کیونکہ بعض اوقات دفتر سے سوال ہوتا ہے کہ کس شخص نے یہ سوال بھیجا ہے۔

س ۶۷ } دو یا تین شخص حج کرنے کی نیت رکھتے ہیں۔ لیکن اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ حج کو جا سکیں حج جانے کی صورت کا یہ مشورہ کیا ہے کہ ہر شخص کسی امانتدار یا کسی محفوظ جگہ پر ہر ماہ برابر برابر کا روپیہ جمع کرتے جائیں۔ جب ایک شخص کے لئے حج کے خرچ کا روپیہ جمع ہو جائے تو قرعہ ڈال کر جس کا نام نکلے وہ سب کا روپیہ جمع کیا ہوا لیکر حج کو چلا جائے پھر اسی طرح سب روپیہ جمع کرتے جائیں۔ جب پھر وہ روپیہ جمع ہو جائے تو دوسری مرتبہ دوسرا شخص حج کو چلا جائے۔ اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ آیا اس طرح حج کو جانا جائز ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا قرض ہوا۔ (محمد حسین سوداگر بڑی از شاہجہان پور (یوپی))

ج ۶۷ } یہ صورت جائز ہے۔ بشرطیکہ اس عرصہ میں مرجانے والا اپنی واجبی کثرت کے لئے وصیت کر جائے یا مال اتنا چھوڑ جائے جو بعد قرض ادا کیا جائے۔ اور اگر آپس میں ایک دوسرے کو معافی کا وعدہ ہے تو وہ وعدہ معتبر رہے گا۔ اللہ اعلم!

س ۶۸ } سوال نمبر ۲۵ کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ ستیہ گرہ یورپین طریقہ ہے۔ لہذا یہ معلوم فرمائیں کہ شرعاً ستیہ گرہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سید عبدالشہید۔ پانڈھر کوڑا (برار))

ج ۶۸ } شرعی جواب اس سوال کا ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ بہتر ہے کہ کسی کانگرسی عالم سے دریافت کریں۔ کیونکہ وہ اس امر میں مہارت رکھتے ہیں۔ اللہ اعلم

تصحیح } اہلحدیث ۱۳۔ جنوری ۳۹ء صفحہ ۱۳ پر سوال نمبر ۵۲ میں سائل کا نام سید عبدالرؤف شاہ لکھ دیا گیا ہے۔ مگر اصل سائل اپنا نام عبدالشہید تحریر کرتے ہیں۔

س ۶۹ } ایک مولوی صاحب کانگرسی پلیٹ فارم پر جاتے ہی یہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک انسان کو اپنا نصف فوٹو کھنچوانا جائز ہے۔ چہ جائیکہ علماء یا مفتی ہوں۔ اس بنا پر فدوی نے ان سے ثبوت مانگا تو بہت سے مجمع میں جواب دیا کہ یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اور اس بات پر بہت زور دیا لوگوں سے کہ ہم قرآن و حدیث پیش کرتے ہیں اسکو سچ مانوگے یا نہیں۔ تمام مجمع بے قرار تھا کہ خداوندا کیا ماجرا ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے نہیں سنا تھا مگر آج ایک کانگرسی عالم سے سن رہے ہیں۔ اس پر ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارا کانگرسی علماء کے فتوی پر یقین نہیں ہے جب تک مولانا ثناء اللہ کا فتوی نہ لے لیں۔ (محمد کریم بخش از مظفر پور)

ج ۶۹ } فوٹو (تصویر) کھنچوانا شرعاً ممنوع ہے۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

کس قدر شرم کا مقام ہے کہ غیر مسلم تو بلند مقاصد کیلئے جدوجہد کریں [illegible] کے لئے قربانیاں دیں۔ لیکن مسلمان حقیر مادی زندگی اور اسکی لذتوں پر ریجھتے ہیں کوئی بلند خیال ان کے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ اولوالعزمی ان سے دور رہے۔ نفس کی خوشیوں میں پھنسے رہیں۔ ایسے بے حس و بے غیرت ہو جائیں کہ اپنی پستیوں کو بھی محسوس نہ کریں۔ اور کریں بھی تو ٹس سے مس نہ ہوں۔ اس زندگی کو کون پسند کر سکتا ہے۔ اس زندگی سے تو چوپایوں کی زندگی کہیں اچھی ہے۔ مسلمانو! کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اپنی حالت پر ترس کھاؤ۔ ناممکن ہے کوئی خوشگوار تبدیلی تم میں پیدا ہو سکے جب تک اپنا نصب العین اور زندگی کا مقصد طے نہ کرو۔ تمہارا نصب العین وہی ہو سکتا ہے جو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا۔ ان کا نصب العین یہ تھا کہ سر بلندی حاصل کی جائے۔ ذلت و خواری کسی حالت میں قبول نہ کی جائے۔

مگر یہ نصب العین تمہارا ہو نہیں سکتا جب تک تم قوم فروش لیڈروں کے چنگل میں پھنسے رہو گے۔ یہ لوگ وہی ہیں جو تمہارے کاندھوں پر پاؤں رکھ کر حکومت کے ایوانوں میں پہنچتے اور عہدے اور خطاب حاصل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کام ہمیشہ یہی ہو سکتا ہے کہ اپنی قوم کو اپنے وطن کو اپنے دین کو نقصان پہنچائیں اور حکومت وقت کی خدمت انجام دیا کریں۔ اپنی گذشتہ دس برس کی تاریخ دیکھ لو بتاؤ اس مدت میں تم کتنے انچ آگے بڑھے ہو۔ کتنی عزت ترقی تمہیں حاصل ہوئی ہے۔ تمہاری ذلت و خواری میں کتنی کمی پڑی ہے۔ ان جھوٹے لیڈروں نے تمہاری کیا خدمت کی ہے؟ سنجیدگی سے غور کروگے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس دس برس کی مدت میں بھی تم تیزی سے گرتے ہی رہے ہو۔ مگر تمہارے یہ لیڈر حکومت کی نظر میں زیادہ محبوب اور اسکے خزانوں سے مالا مال ہوتے رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ان لیڈروں کی پیروی صفحہ کی حماقت ہی نہیں خودکشی ہے۔ آخر یہ [illegible] کب تک باقی رہیگا۔ اسے بدلنا چاہئے۔ فوراً بدلنا چاہئے

ahmadimuslim.de

متفرقات

ترقی بند ہے | سابقہ پرچہ دا انذکرنے کے بعد جب ماہ جنوری میں اشاعت اخبار کا اندازہ کیا گیا تو اس میں بنسبت سابقہ بہت سی کمی معلوم ہوتی ہے اگر اس کو پورا نہ کیا گیا تو بڑے بھاری نقصان کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہر خریدار کوشش ہمت کر کے فروری میں ہی ایک ایک نیا خریدار بنائے۔ تاکہ کچھ تو تلافی مافات ہو سکے۔

وی پی بھیجے گئے | سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو از راہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۳۷ - ۱۰۴۳ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۳ -
۴۲۵۱ - ۶۸۱۶ - ۷۰۵۸ - ۷۲۶۶ -
۷۲۸۱ - ۷۷۴۸ - ۷۷۸۷ - ۹۳۴۳ -
۹۹۲۸ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۵۴۵ - ۱۱۰۳۸ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۹۱ -
۱۱۹۸۵ - ۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۴ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۳ - ۱۲۱۳۹ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۰۵ -
۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۱۴ - ۱۲۳۱۶ -
۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۲۷ -
۱۲۳۷۱ - ۱۲۴۰۴ -

آدھے سر کی درد | کی دوا کے لئے کسی صاحب نے اہلحدیث ۳۰ دسمبر ۴۲ء صفحہ ۱۲ پر ایک نوٹ شائع کرایا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ پانچ گرین کونین کی ایک گولی صبح ایک شام کو استعمال کیا کریں۔ انشاء اللہ شفا ہو جائیگی۔ (راقم سلیمان داؤد میلا از رنگون)

کوئی صاحب مطلع فرمائیں | کہ تحصیل چونیاں سے سینکڑوں اشخاص بغرض حصول اراضی میلسی (ملتان) آ رہے ہیں۔ واپسی پر ہر ایک یہی کہتا ہے کہ میں ایک چک یا ایک مربعہ یا کم و بیش زمین کے لئے درخواست دے آیا ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کوئی زمین سرکاری قابل فروخت یا تقسیم نہیں ہے۔ پبلک غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کوئی صاحب بذریعہ اخبار مطلع فرمائیں کہ اصلیت کیا ہے؟

محمد داؤد بابر خاکی پوسٹ گھلن۔ ضلع لاہور

ضرورت ہے | جھاجھا مسجد بازار مدرسہ کیلئے ایک اہل حدیث عالم کی ضرورت ہے جو عالم ہونے کے علاوہ مولوی ٹریننگ یا مدرسہ شمس الہدیٰ کی سند رکھتے ہوں۔ عربی، فارسی اور علم الحساب کی بہتر سے بہتر تعلیم دے سکتے ہوں۔ تنخواہ مبلغ ۱۵ روپیہ خشک ملیگا۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

محمد ظہور سیکرٹری مدرسہ مسجد بازار جھاجھا ڈاک خانہ جھاجھا۔ ضلع مونگیر

دعائے صحت | ہفت روز سے کوہ نور میڈیکل ہسپتال انگلش بازار مالدہ ڈاکٹر ایس۔ ایم سلیمان کے دواخانہ میں دانت کے مسوڑوں کا علاج کروا رہا ہوں۔ ۶ سیر خون نکل چکا ہے۔ فی الحال ۵ عدد انجکشن ہوئے ہیں جس سے خون آنا بند ہو گیا ہے۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ ناظرین اہلحدیث صمیم قلب سے دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد شفاء کلی عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

طالب دعا:۔ مولوی ثناء اللہ سندر پوری

تصحیح | اخبار "اہلحدیث" ۲۔ جنوری صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں غلطی سے میرا بڑا لڑکا شائع ہو گیا ہے اصل میں بڑا بھائی ہے۔ ناظرین صحیح کر لیں۔

(مولوی ثناء اللہ سندر پوری)

عید آنہ فنڈ | از امرتسر للعہ۔ منشی محمد ظریف صاحب پشاور للعہ۔ جماعت اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ ۸عہ۔ ایس عبد الرحمن صاحب پشاور ۸عہ

یاد رفتگان | جناب ملا محمد اسحاق صاحب بمبئی والے جو پکے دیندار اور متبع سنت تھے ۲۔ ذیقعدہ کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد ابو الخیر بمبئی)

(از مئو آئمہ)

(۲) میرے برادر خورد شیخ رجب علی صاحب چند ماہ بیمار رہ کر ۲۶ جنوری کو وفات پا گئے۔ انا للہ!

دعا جی عبد الرحیم غلامی محلہ۔ جمال پور۔ ضلع مونگیر)

(۳) احقر کے والد بزرگوار ڈاکٹر محمد علی حسین خان صاحب جو پکے موحد و دیندار اور متبع سنت تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ! (خاکسار محمد عبد الحی خریدار ۱۱۲۲۴ فیروز آباد۔ ضلع آگرہ)

(۴) جماعت اہل حدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں کے روح رواں و سرگرم کارکن منشی فضل دین صاحب چند روز علیل رہ کر عالم بقا کو سدھار گئے انا للہ! مرحوم نہایت نیک اور پکے اہل حدیث تھے تمام مسلم و غیر مسلم آپ کے اخلاق کے معترف ہیں۔

(ابو نعیم عبد العلیم میرپوری)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

مضامین آمدہ | پنڈت آتما نند صاحب ۲ عدد منشی محمد عالم صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب۔ مولوی محمد عبد الرؤف صاحب۔ محمد عمر صاحب۔ عبد الشکور صاحب ۲ عدد۔ مولوی محمد مقبول صاحب شمس الدین صاحب۔ محمد فضل الرحمن صاحب۔ غلام محمد صاحب۔ ابو یحییٰ ملک امام خان صاحب محمد اسماعیل صاحب۔ عبد الغفار صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل۔ ظہیر الدین صاحب مولوی عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی ۳ عدد۔ مولوی ابو مسعود خان قمر۔ بابو عمر الدین صاحب ماسٹر محمد حسین محمد جعفر صاحب سلیم۔ منشی محمد یوسف صاحب۔ محمد ابو الخیر صاحب ۲ عدد۔

نظمیں | مولوی محمد عبد الکریم صاحب۔ محمد جعفر صاحب سلیم ۲ عدد۔ محمد اقبال صاحب امین۔ محمد عبد الرحیم شائق ۲ عدد۔ شمس الدین صاحب ۲ عدد۔ نسیم صاحب آثمی۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب ساقی۔ مولوی غلام رسول صاحب ۴ عدد۔

غیر مقبولہ | علم خدا۔ ظاہر دازی۔ توحید حکایت دیوث

۴۳ مولوی عبد الغفور صاحب ہمک رجادی ۸عہ

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

ہندو اور مسلمان

اس عنوان کا ایک مطبوعہ اشتہار دہلی سے ہمیں پہنچا ہے۔ جس کے درج کرنے سے پہلے ایک واقعہ ہائلہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

دہلی میں یوں تو بہت سے شریف خاندان ہیں جو ہندو مسلمان پبلک کی نگاہ میں یکساں معزز ہیں۔ مگر ہمارے علم میں دو خاندان سب سے اعلیٰ چوٹی کے ہیں۔ ایک خاندان حکیم اجمل خان مرحوم کا جو بوجہ طبابت کے ہر ہندو مسلمان کے نزدیک معزز اور محبوب ہے۔ دوسرا خاندان حاجی علی جان مرحوم سوداگر کا ہے۔ جو اپنی شرافت و امانت کی وجہ سے مشہور ترین خاندان ہے۔ جن کی زندگی کا اصول مرنجاں مرنج سب جانتے ہیں۔

مگر ناظرین یہ سن کر آسمان کج رفتار کی کج رفتاری پر آٹھ آٹھ آنسو روئیں گے کہ گذشتہ ہفتہ دہلی میں جو فساد ہوا اس کا اثر حاجی علی جان کی کوٹھی پر بھی پہنچا جس کی تفصیل یہ ہے۔

ہندوؤں کا غول کا غول سیکڑوں سے متجاوز ہاتھوں میں جھنڈیاں اور لوہے کے اسلحہ لئے ہوئے اس سڑک پر سے گزرا جہاں حاجی علی جان سوداگر کی کوٹھی ہے۔ ان کا شور و غل سن کر محافظان نے دروازے بند کر لئے۔ جلسے اور بازار والوں نے کئے تھے۔ کوٹھی کے باہر کے بڑے دروازے آئینہ دار ہیں۔ ہندوؤں نے حملہ کرکے ان شیشوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ اور بھی نقصان پہنچایا۔ اندازاً ایک ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ ایسے ستم اور ظلم کی حالت میں کوٹھی کے انچارج حاجی محمد صالح نے مندرجہ ذیل اشتہار لکھا۔ [illegible] کے نام ہی میں جو عافیت رکھی ہے۔ اس [illegible] ہے۔ بجائے اسکے کہ حکام سے فریاد کریں اور ان غنڈوں کی تلاش کرائیں چپکے چپکے خاموشی میں مضمون لکھا اور چھپا کر شہر میں شائع کر دیا۔

اشتہار ایسا ہے کہ اہل ملک اگر اس پر عمل کریں تو ملک میں آئے دن جو فساد ہوتے ہیں وہ بند ہو جائیں ناظرین اس اشتہار کو ملاحظہ فرمائیں:-

"ہندو اور مسلمان

دہلی کی قدیم بزرگی اور شرافت کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھیں۔

(۱) جلوس نکالیں جلسے کریں ہڑتالیں ہوں مگر شر اور فساد کی باتوں سے ہمیشہ اجتناب رکھیں۔

(۲) گورنمنٹ برطانیہ یا گورنمنٹ نظام سے جو کچھ حقوق طلب کئے جائیں شرافت اور نیک نیتی کے ساتھ حاصل کئے جائیں۔

(۳) بے قصور لوگوں کی جان و مال کا نقصان ہڑبونگ اور ہڑتال کے موقعہ پر نہ کیا جائے۔

(۴) ظلم کرکے اور ظالم بن کر جو کام کیا جائیگا اس کے معنی یہ ہونگے کہ جو نعمت حاصل کر چکے ہو وہ بھی تمہارے پاس سے چلی جائے گی۔

(۵) صداقت اور حق کا ہمیشہ عروج رہتا ہے اور ظالم و ظلم کا زوال ہر وقت۔

(۶) بُری بات کوئی بھی کہے اس پر عمل مت کرو اور یاد رکھو اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا۔ (ترجمہ) بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(۷) جو جماعت یا شخص شیطانی باتوں پر چلتا ہے یا آیندہ چلیگا دنیا و آخرت میں اس کے لئے خسارہ اور گھاٹا ہی لکھا ہے۔

(۸) ملک میں لوٹ مار اور فتنہ کرنے والوں سے سب کو محفوظ رکھو۔ پس یہی بزرگی و شرافت تمہاری ہے۔

(۹) ۲۲ جنوری [illegible] کی ہڑتال میں جلوس والوں کی [illegible] علی الاعلان جو کلمات سننے [illegible]

(۱۰) جو کام کیا جائے ملک کی بہبودی و ترقی کیلئے ہو نہ کہ بیکاری و بے روزگاری اور فتنہ و شر کیلئے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

محمد صالح۔ کوٹھی حاجی علی جان نئی سڑک دہلی"

اہلحدیث ہمارے نزدیک یہ مضمون ایسا مصلحانہ ہے کہ ہر صوبے کی حکومتیں اسکو اپنی لاگت سے چھپوا کر لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں شائع کریں۔

خدا توفیق بخشے کہ ہم ہندوستانی اپنے ہی ہاتھوں اپنے ملک کو برباد نہ کریں۔

مقام افسوس ہے کہ ہم ہندوستانیوں کے جھگڑے اور لڑائیاں عموماً مذہبی بنا پر ہوتی ہیں۔ کہیں تعزیہ کی وجہ ہے تو کہیں گائے کشی کی۔ بغور دیکھا ہے تو یہ جتنی لڑائیاں ہیں یہ سب خلاف مذہب و دھرم کے ہیں۔ تعزیہ سازی تو اسلام میں کسی صورت جائز نہیں۔ گائے کشی کی بابت تھوڑی دیر کے لئے ہم مان بھی لیں کہ ہندو دھرم میں منع ہے لیکن ہندو دھرم شاستر میں یہ کہیں حکم نہیں کہ رعایا کے مذہبی جذبات پر قبضہ کیا جائے۔ رعایا اپنے مذہبی جذبات میں خود مختار ہے کھانے پینے میں وہ راجہ کے احکام کی پابند نہیں ہو سکتی اور نہ راجہ اس کو پابند کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے ہم آریہ سماجیوں سے پوچھتے ہیں جو اس قسم کی تحریکات میں پیش پیش رہتے ہیں کہ وہ بتائیں بنگال میں اگر آریہ راج قائم ہو جائے تو بنگالیوں کو مچھلی کھانے سے منع کر سکو گے؟ اور وہ چھوڑ بھی دینگے یا مقابلہ میں ستیہ آگرہ کرکے آریہ راج کو الٹ پلٹ کرکے چھوڑیں گے۔ تو مسلمانوں کو کیوں تنگ کیا جاتا ہے اور آئے دن ملک میں فساد کیا جاتا ہے کہ گائے کشی نہ کریں۔ حالانکہ ان کی خوراک ہے اور وہ بغیر کسی دل آزاری کے اپنا مذہبی فریضہ ادا کرتے ہیں۔

اس لئے ایسے تمام کام عقل کے خلاف ہیں۔ جو لوگ اس آگ کو ہوا دیتے ہیں وہ ملک کے دشمن ہیں۔

چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خان سے بھی ایک خبر وحشت اثر آئی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

پشاور ۴ فروری۔ آج شام کو یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج بعد دوپہر ڈیرہ اسمٰعیل خان میں شدید ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے گاؤکشی کی۔ جس پر جھگڑا ہو گیا گاؤکشی کرنے کے بعد مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔ اور بڑے بازار میں کئی دکانیں جلا دی گئیں۔ فساد میں کم از کم دس اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے "

(پرتاپ۔ لاہور ۴ فروری ۱۹۳۹ء)

دو لاکھ روپیہ کا نقصان

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۴ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا تار مظہر ہے کہ کل فساد کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آٹھ ہندو ہلاک ہوئے اور تقریباً بیس اشخاص زخمی۔ ان میں ہندو اور مسلمان دونوں ہیں۔ ان سب کو گولیوں کے زخم آئے ہیں۔ علاج معالجہ کیلئے انہیں ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ تقریباً ۱۲۰ دکانیں لوٹی اور جلائی گئی ہیں اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ والنٹیر اور دیگر لوگ ابھی تک جلتی ہوئی دوکانوں کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

ملک خدا بخش کی نیک کوششیں

ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ نے وزیر اعظم اور وزیر خزانہ سے تار کے ذریعہ درخواست کی کہ وہ ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچیں۔ ملک خدا بخش سپیکر سرحد اسمبلی کو خراج تحسین ادا کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے بہادری سے کام لیتے ہوئے مسلم بازار کے ہندو دکانداروں کو تباہی سے بچایا۔

آج ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں ڈاکٹر خان صاحب نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کل یکدم واقعات سے ظاہر ہو گیا ہے کہ دو فرقے ایک دوسرے سے کس قدر دور ہیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے ان سے انصاف کیا جائیگا۔

بعد کی اطلاع

پشاور ۶ فروری۔ ڈاکٹر خان صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان میں فساد زدہ رقبہ کا معائنہ کرنے اور حالات معلوم کرنے کے بعد بذریعہ جہاز آج شام کے ۶ بجے یہاں واپس آ گئے۔ آپ نے وہاں کئی مقامات کو دیکھا۔ اور کئی لوگوں سے ملے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۹۔ اشخاص ہلاک اور تقریباً ۲۵۔ زخمی ہوئے زخمیوں میں ۲ مسلمان ہیں اور باقی ہندو ہیں۔ آگ اب بجھا دی گئی ہے "

(پرتاپ لاہور ۵۔ فروری ۱۹۳۹ء)

الحدیث

ڈیرہ اسماعیل خان کثرت مسلمانوں کی وجہ سے گویا خالص اسلامی شہر ہے۔ وہاں بھی ہندو گائے کشی پر فساد کریں اور ہندو اخبار ان کو منع نہ کریں تو اس سے زیادہ ہٹ دھرمی کیا ہوگی۔

تعجب پر تعجب ہے کہ مخالفین اسلام کہا کرتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے بزرگ جبراً مسلمان بنائے گئے تھے۔ علم تاریخ کے ماہرین کے نزدیک یہ قول بالکل غلط ہے۔ لیکن ہندو اپنے طریق عمل سے بتا رہے ہیں کہ ان کو موقع ملے تو یہ غیر ہندوؤں سے ہندو دھرم جبراً قبول کرائینگے۔ گائے کشی پر لڑائی کرنا جبر کا ثبوت ہے۔

خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دے یا ملک کو ان سے صاف کرے۔

شہد کی مکھیوں کی پرورش

نگروٹہ میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

شہد کی مکھیاں پالنے کے متعلق عملی تعلیم کا ایک دو ماہی نصاب گورنمنٹ بی فارم نگروٹہ میں ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء سے جاری ہوگا۔ صرف ۱۵ طلباء داخل کئے جائینگے اور ان امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی جو صوبہ بذا کے کوہستانی علاقوں میں مکھیاں پالنے کی صنعت اختیار کرنے کے خواہشمند ہوں۔ چار اسامیاں محکمہ امداد باہمی پنجاب کے عہدہ داروں اور نامزد امیدواروں کے لئے مخصوص ہونگی۔ انجمنہائے امداد باہمی کے ممبروں کو لازم ہے کہ وہ اپنی درخواستیں صاحب رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور کی وساطت سے ارسال کریں۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے مصدقہ ممبروں سے پانچ روپیہ۔ والیان پنجاب سے دس روپیہ اور دیگر طلباء سے ۳۰ روپیہ فیس لی جائے گی۔ جو اشخاص داخلہ کے لئے درخواست دینا چاہیں ان میں اتنی قابلیت ہونی چاہئے کہ وہ انگریزی یا کسی دیسی زبان میں لیکچروں کا ملخص قلم بند کر سکیں۔ طلباء کو اپنے قیام و طعام کا خود انتظام کرنا ہوگا۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۲ فروری ۱۹۳۹ء)

انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ

انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ ۱۳۲۷ھ سے قائم ہے۔ اس کا اجلاس ہر مہینہ باقاعدہ ہوا کرتا ہے اور اسکی شاخیں ضلع کے اکثر حصوں میں قائم ہیں۔ انجمن سے متعلق اس کا ایک شعبہ تبلیغ بھی ہے جسکی جانب سے بعض مبلغین اطراف ضلع میں گشت کر کے تبلیغ اسلام کی گراں قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انجمن مذکور ہر سال اپنے عہدہ داروں اور ممبروں کا نیا انتخاب کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس سال اس سلسلہ میں جن لوگوں کا انتخاب عمل میں آیا انکے نام پبلک کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب (صدر)

جناب مولانا محمد اسحاق صاحب صدر مدرس دار العلوم احمدیہ سلفیہ۔ (سکرٹری)

المعلن۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث لہریا سرائے دربھنگہ

(مدد ماہل اشاعت ختم)

[illegible]

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر
ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے
بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو
طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو
تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۲؍۔ آدھ پاؤ ۹؍۔ پاؤ بھر ۸؍ ۔ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۱؍
پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ
کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندرپور
"میں نے قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو
مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض
کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور
بھیجدیں" (۱۷ نومبر ۱۹۳۸ء)
جناب منشی محمد زبیر علی صاحب [illegible]
"قبل اسکے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے
مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ہوا۔ اس لئے
پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" ۲۶ نومبر ۱۹۳۸ء
مومیائی منگوانے کا پتہ: حکیم محمد [illegible] خان
پیرو پرائٹر دی مومیائی [illegible] ایجنسی امرتسر

دہلی میں

کتبخانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان
کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی، فارسی، مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

شرقاوی شرح تجرید بخاری	[illegible]	کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد	[illegible]	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہوگئی ہے	[illegible]
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	[illegible]	سیرۃ الحلبیہ	[illegible]	تفسیر خازن مع معالم	[illegible]
بخاری مع حاشیہ سندی	[illegible]	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	[illegible]	المنجد طبعہ تاسعہ	[illegible]
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	[illegible]	فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد	[illegible]	تسہیل العربیہ یا المنجد کا اردو ترجمہ وخلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد	[illegible]
مفتاح کنوز السنہ۔ حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست	[illegible]	تاج العروس شرح قاموس	[illegible]		

نوٹ فرمائش خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر
ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور
عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا
بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ ۸؍۔
پتہ:۔ مینیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

عجیب الاثر فلیویا۔ ٹانک

رجسٹری شدہ برٹش گورنمنٹ انڈیا ہے۔ ہزاروں دفعہ
[illegible] چکی ہے۔ لاہور آل انڈیا نمائش میں تمغہ اور انعام
حاصل کرچکی ہے۔ ۱۹۰۵ء سے گذرے اشخاص کو
[illegible] ہوچکی ہے [illegible]
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس وقت
قضائے حاجت کے بغیر نہیں [illegible]
پہیز[illegible] کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے [illegible]
[illegible]

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت
دوڑنے لگتی ہے سرخ ہو ... چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے ... طاقت
مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔
چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت
سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا
مرض نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ **قیمت** پاؤ پختہ تین روپے
آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار
لاہور برانچ ناظم دواخانہ پنجاب طبی بونڈیل روڈ [illegible]

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

ائمہ تلبیس

(مؤلفہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری)
جھوٹے مدعیان نبوت، مہدویت، مسیحیت اور الوہیت
کے حالات اس طرز پر لکھے ہیں کہ جب تک تمام
کتاب ختم نہ کرلیں دل چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ اور
کسی کتاب میں ایسی جامعیت سے کام نہیں لیا گیا۔
قیمت ۸؍۔ پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

مژدہ

فلک توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو

ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشو و اشاعت کرنیوالے

ماہوار جریدہ **"الاسلام"** کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما
مریضانِ وہم و عصیان کے لئے نسخۂ شفاء
مصدوان کفر و الحاد کا واحد مشکل کشاء
ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات شرق کا مصلح
علمائے و شعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ
السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب و انشاء
غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلوپیڈیا ہوگا
چندہ سالانہ عہ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے
حضرات سے صرف عہ۔ آج ہی رعائتی چندہ بنام
منیجر "الاسلام" محبت پور کھیوہ
ضلع گجرات (پنجاب) براہ منڈی بہاؤ الدین
بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرالینگا۔

موسم سرما کا خاص تحفہ

ماء اللحم عنبری طیوری انگوری سہ آتشہ نسخہ خاص

قوت موسمی کو برانگیخت کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور مادہ منویہ کی تولید کر کے تمام جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے خصوصاً دل و دماغ معدہ جگر اور گردہ مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔ دائمی نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ بلغم کو دفع کرتا ہے۔ لاغر اور کمزور بدن میں خون صالح پیدا کر کے گویا از سرنو زندگی بخشتا ہے۔ مایوس جوانوں کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل للعہ۔ نمونہ کی شیشی جس میں پندرہ تولے عرق ہے قیمت عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:- بذریعہ وی پی طلب کرنیوالے حضرات نمونہ کی شیشی طلب کرنے کی صورت میں موازی ۸ پیشگی اور سالم بوتل منگوانے کے لئے عہ پیشگی ضرور ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دار الصحت بالمقابل دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی - امرتسر

معلم خوشنویسی۔ فن خوشخطی سیکھنے کے لئے یہ بہت مفید ہے۔ قیمت ۴ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی)

مؤلفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہوچکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت للعہ

تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث سورہ مائدہ۔ انعام اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس سورہ بنی اسرائیل تا سورہ شعراء جلد ششم۔ از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ النجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔

نوٹ:- قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ عہ ہے۔ مگر یکمشت خریدنے والے سے ۱۴ روپے۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

عربی زبان میں صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر جو علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں بھی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر واضح البیان (اردو)

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بےجلد ۲ عہ۔ مجلد ۳ عہ۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے:- (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ۔

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے لحاظ سے مجمع البحرین ہے علاوہ ذاتی استنباط کے صد کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت عہ

ahmadimuslim.de

آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہو جانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑ دے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے۔ چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہو جانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔ اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے۔ اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے۔

تفصیلات کے لئے اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لیمیٹیڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

سردار دولت سنگھ بی۔اے۔بی۔ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں۔

(۲۹۲)

نصف قیمت
کا اعلان

مقدمہ مابین ورثاء کارخانہ اخبار ''وکیل'' جو عرصہ زائد از پچیس سال چل رہا تھا۔ بشکل فتح بحق شیخ غلام مصطفےٰ برادر خورد شیخ غلام محمد صاحب مرحوم ختم ہو گیا ہے۔ اس فتح کی خوشی میں اور اخبار ''وکیل'' کے امدادی فنڈ کو ترقی دینے کی خاطر کارخانہ ''وکیل'' امرتسر کی تمام موجودہ اسلامی کتب علاوہ محصول ڈاک نصف قیمت پر

تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء

دی جاویں گی۔ اس کے علاوہ موجودہ کتب قانونی پر بھی معقول کمیشن دیا جاویگا۔

فہرست [illegible] خوبیوں کے لحاظ سے [illegible] صرف ایک آنہ کا ٹکٹ کارخانہ [illegible] ''وکیل'' امرتسر سے مفت منگوالیں۔

(مہتمم کارخانہ وکیل امرتسر)

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں۔ اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ ۱۰ر

تفسیر محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی۔ اسکے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۱۲ر۔ جلد دوم ۸ر۔ جلد سوم ۶ر۔ جلد چہارم ۱۲ر۔ جلد پنجم ۱۲ر۔ جلد ششم ۶ر۔ جلد ہفتم ۱۲ر۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔

اکرام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد لپنڈیر صاحب بھیروی۔ اس میں سورۂ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر۔ ضخامت ۲۷۰ صفحات۔

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت ستے ر۔

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر۔

مشکوٰۃ شریف عربی۔ فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کانپور قیمت ستے۔ مطبوعہ دہلی عنہ۔

مشکوٰۃ شریف غزنوی

مع اردو ترجمہ بین السطور ہے۔ حاشیہ پر معتبر مضامین اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں درج کئے ہیں۔ چار جلدوں میں ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ اعلیٰ قیمت معہ

جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے۔ بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب بالا اصول حدیث و شمائل دفع قوت مقتدی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ ختم ہو جانے پر انتظار کرنا پڑیگا۔ لکھائی، چھپائی

مظاہر حق

یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جو مولوی محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت استاذالکل شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گزرا ہے کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت ۱۶ؔ

تجرید البخاری مجلد

اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک میں عربی متن مع اعراب اور دوسرے میں سلیس اردو ترجمہ ہے۔ قیمت

حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر اعداد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان آسمد۔ آخر میں کمل نماز وغیرہ۔ خانشدہ جدید اڈیشن ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰؍

حزب المقبول

قرآن مجید و حدیث شریف کی دعاؤں کا مجموعہ۔ جس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے مترجم ہے۔ اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ نیا اڈیشن ... چھپائی، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت ۲؍

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت ... اور سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ ... رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم وغیرہ چھپوائیے

... کریں ۔ دفتر ... (پریس)

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو۔ تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ افغانستان کی ترقیات ملک کے متعلق اور ... اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات ...

تحفہ مجددیہ

دربیان تردید عقائد شیعہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مکتوبات کا اردو ترجمہ جس میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی ... اور ... ترديد کی ہے ... قیمت بغرض ... ۸؍ جلد منگوالیں۔

منیجر

ahmadimuslim.de